Asa Di Vaar

روحانیت کی طرف سفر

اردو ترجمہ

(Urdu Translation)

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

گٹکا-آس دی وار

1.Asa Di Vaar--1
آس دی وار
2.Ardas--68
دعا.
3.Philosophy for the Journey-----------------------------------73
فلسفہ برائے سفر
4.Role Of Women---76
خواتین کا کردار
5. Importance Of Turban---------------------------------------81
پگڑی کی اہمیت.
6.Humility key Essence In Your Journey-------------------83
آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

🙏🙏🙏 We are distributing Free Gutkas, Divine message of the guru globally in all major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

Publisher: SikhBookClub.com

ੴ ਸਤਿਨਾਮੁ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ ਗੁਰਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

سب کا مالک اور رب ایک ہے، اس کا نام صادق ہے، وہ کائنات کا خالق ہے۔ وہ قادر مطلق ہے، وہ خوف سے پاک ہے، اس کی کسی سے دشمنی نہیں ہے، اس کی نظر سب پر یکساں ہے، وہ لافانی ہے، وہ پیدائش اور موت کے چکر سے آزاد ہے، وہ خود روشن ہے، گرو کی مہربانی حاصل ہوتا ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧ ॥

آسا محلہ

ਵਾਰ ਸਲੋਕਾ ਨਾਲਿ ਸਲੋਕ ਭੀ ਮਹਲੇ ਪਹਿਲੇ ਕੇ ਲਿਖੇ ਟੁੰਡੇ ਅਸ ਰਾਜੈ ਕੀ ਧੁਨੀ ॥

حکیمانہ آیات سمیت شلوک بھی محلہ پہلہ کے لکھے گئے ہیں۔ زینے تلاش کرو، اسراج کی آواز پر گاؤ۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਬਲਿਹਾਰੀ ਗੁਰ ਆਪਣੇ ਦਿਉਹਾੜੀ ਸਦ ਵਾਰ ॥

میں اپنے اس گرو پر دن میں سو بار قربان جاتا ہوں۔"

ਜਿਨਿ ਮਾਣਸ ਤੇ ਦੇਵਤੇ ਕੀਏ ਕਰਤ ਨ ਲਾਗੀ ਵਾਰ ॥੧॥

جس نے انسان کو دیوتا بنانے میں کوئی تاخیر نہیں کی۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਜੇ ਸਉ ਚੰਦਾ ਉਗਵਹਿ ਸੂਰਜ ਚੜਹਿ ਹਜਾਰ ॥

چاہے سو چاند نکل جائے اور ہزاروں ہی سورج کی روشنی ہو جائے، تو بھی

ਏਤੇ ਚਾਨਣ ਹੋਦਿਆਂ ਗੁਰ ਬਿਨੁ ਘੋਰ ਅੰਧਾਰ ॥੨॥

دنیا میں اتنی روشنی ہونے کے باوجود بھی گرو کے بغیر بہت ہی اندھیرا ہو گا۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਨਾਨਕ ਗੁਰੂ ਨ ਚੇਤਨੀ ਮਨਿ ਆਪਣੈ ਸੁਚੇਤ ॥

ارے نانک! جو لوگ اپنے گرو کو یاد نہیں کرتے اور اپنے دماغ میں ہوشیار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں،

ਛੁਟੇ ਤਿਲ ਬੂਆੜ ਜਿਉ ਸੁੰਞੇ ਅੰਦਰਿ ਖੇਤ ॥

وہ بے کار تلوں کی طرح بے وجہ سمجھ کر ویران کھیتوں میں پھینک دئے جاتے ہیں۔

ਖੇਤੈ ਅੰਦਰਿ ਛੁਟਿਆ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸਉ ਨਾਹ ॥

گرو نانک کہتے ہیں کہ وہ بیکار تل کھیت میں چھوڑ دئے جاتے ہیں اور ان کے سو مالک بن جاتے ہیں۔

ਫਲੀਅਹਿ ਫੁਲੀਅਹਿ ਬਪੁੜੇ ਭੀ ਤਨ ਵਿਚਿ ਸੁਆਹ ॥੩॥

وہ بے چارے پھلتے پھولتے ہیں؛ لیکن پھر بھی ان کے جسم میں راکھ ہی ہوتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پؤڑی

ਆਪੀਨੈ੍ ਆਪੁ ਸਾਜਿਓ ਆਪੀਨੈ੍ ਰਚਿਓ ਨਾਉ ॥

واہے گرو خود سے وجود میں آیا ہے، اس نے خود ہی اپنے آپ کو بنایا اور اس نے خود ہی اپنا نام رکھا ہے۔

ਦੁਯੀ ਕੁਦਰਤਿ ਸਾਜੀਐ ਕਰਿ ਆਸਣੁ ਡਿਠੋ ਚਾਉ ॥

دوسرا اس نے قدرت کو تخلیق کیا اور اس میں بیٹھ کر وہ شوق سے اپنی دنیا کی وسعت کو دیکھتا ہے۔

ਦਾਤਾ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਤੂੰ ਤੁਸਿ ਦੇਵਹਿ ਕਰਹਿ ਪਸਾਉ ॥

اے رب! آپ خود ہی داتا اور دنیا کے خالق ہیں، تو خوش ہو کر انسانوں کو تحفے دیتا ہے اور اپنی قدرت کو وسیع کرتا ہے۔

ਤੂੰ ਜਾਣੋਈ ਸਭਸੈ ਦੇ ਲੈਸਹਿ ਜਿੰਦੁ ਕਵਾਉ ॥

اے رب! تو سب کو جاننے والا ہے، اپنی رضا کے مطابق ہی تو جانداروں کو زندگی دیتا اور موت دیتا ہے۔

ਕਰਿ ਆਸਣੁ ਡਿਠੋ ਚਾਉ ॥੧॥

اپنی قدرت کا کرشمہ تو اسی میں دل چسپی سے بیٹھ کر دیکھ رہا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਸਚੇ ਤੇਰੇ ਖੰਡ ਸਚੇ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

اے رب! تیری تخلیق کے تمام حصۂ کائنات برحق ہیں۔

ਸਚੇ ਤੇਰੇ ਲੋਅ ਸਚੇ ਆਕਾਰ ॥

تیری تخلیق کردہ چودہ جہانیں برحق ہیں اور تیری قدرت کی شکلیں (سورج، چاند، ستارے) بھی برحق ہیں۔

ਸਚੇ ਤੇਰੇ ਕਰਣੇ ਸਰਬ ਬੀਚਾਰ ॥

تیرے سارے کام اور تمام خیال برحق ہیں۔

ਸਚਾ ਤੇਰਾ ਅਮਰੁ ਸਚਾ ਦੀਬਾਣੁ ॥

تیرا حکم اور تیرا دربار برحق ہے۔

ਸਚਾ ਤੇਰਾ ਹੁਕਮੁ ਸਚਾ ਫੁਰਮਾਣੁ ॥

تیرا حکم اور تیرا فرمان سچ ہے۔

ਸਚਾ ਤੇਰਾ ਕਰਮੁ ਸਚਾ ਨੀਸਾਣੁ ॥

اے رب! تیرا عمل سچ ہے اور نام کی صورت میں پروانا بھی سچ ہے۔

ਸਚੇ ਤੁਧੁ ਆਖਹਿ ਲਖ ਕਰੋੜਿ ॥

لاکھوں کروڑوں ہی تجھے سچ کہتے ہیں۔

ਸਚੈ ਸਭਿ ਤਾਣਿ ਸਚੈ ਸਭਿ ਜੋਰਿ ॥

سچے (واہے گرو) میں ہی تمام طاقت اور تمام قوت ہے۔

ਸਚੀ ਤੇਰੀ ਸਿਫਤਿ ਸਚੀ ਸਾਲਾਹ ॥

تیری شان اور تیرا حسن سچا ہے۔

ਸਚੀ ਤੇਰੀ ਕੁਦਰਤਿ ਸਚੇ ਪਾਤਿਸਾਹ ॥

اے سچے بادشاہ! تیری یہ قدرت سچی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਧਿਆਇਨਿ ਸਚੁ ॥

اے نانک! جو لوگ مبنی بر حق اعلی رب پر غور کرتے ہیں، وہ بھی سچے ہیں۔

ਜੋ ਮਰਿ ਜੰਮੇ ਸੁ ਕਚੁ ਨਿਕਚੁ ॥੧॥

لیکن جو انسان جنم لیتے اور مرتے رہتے ہیں، وہ بالکل کچے ہیں۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾ ਵਡਾ ਨਾਉ ॥

اس رب کی شان بہت بڑی ہے، جس کا نام ساری کائنات میں بہت بڑا ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾ ਸਚੁ ਨਿਆਉ ॥

واہے گرو کی مثال بہت بڑی ہے، جس کا انصاف سچا ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾ ਨਿਹਚਲ ਥਾਉ ॥

اس مالك کی تعریف اس لیے بھی بڑی ہے؛ کیونکہ اس کی بیٹھک اٹل ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾਣੈ ਆਲਾਉ ॥

اس کی عظمت اس لیے بھی بڑی ہے؛ کیونکہ وہ اپنے خادموں کی بات کو جانتا ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਬੁਝੈ ਸਭਿ ਭਾਉ ॥

رب کی کبریائی اس لیے بھی عظیم ہے؛ کیونکہ وہ تمام لوگوں کی احساسِ محبت سمجھ لیتا ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾ ਪੁਛਿ ਨ ਦਾਤਿ ॥

رب کی حمد و ثنا بہت بڑی ہے؛ کیونکہ وہ کسی سے مشورہ کیے بغیر اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔

ਵਡੀ ਵਡਿਆਈ ਜਾ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥

اس کی کبریائی اس لیے بھی بڑی ہے؛ کیونکہ وہ سب کچھ خود ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਾਰ ਨ ਕਥਨੀ ਜਾਇ ॥

اے نانک! اس رب کے کاموں کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਕੀਤਾ ਕਰਣਾ ਸਰਬ ਰਜਾਇ ॥੨॥

جو کچھ واہے گرو نے کیا ہے، کر رہا ہے، یا جو کچھ کرے گا، سب اس کی اپنی رضا ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਇਹੁ ਜਗੁ ਸਚੈ ਕੀ ਹੈ ਕੋਠੜੀ ਸਚੇ ਕਾ ਵਿਚਿ ਵਾਸੁ ॥

یہ دنیا حقیقی رب کا گھر ہے اور اس اعلیٰ صادق کا ہی اس میں مسکن ہے۔

ਇਕਨ੍ਹਾ ਹੁਕਮਿ ਸਮਾਇ ਲਏ ਇਕਨ੍ਹਾ ਹੁਕਮੇ ਕਰੇ ਵਿਣਾਸੁ ॥

کچھ انسانوں کو وہ اپنے حکم سے خود میں سمو لیتا ہے اور کئی انسانوں کو اپنے حکم سے فنا کر دیتا ہے۔

ਇਕਨ੍ਹਾ ਭਾਣੈ ਕਢਿ ਲਏ ਇਕਨ੍ਹਾ ਮਾਇਆ ਵਿਚਿ ਨਿਵਾਸੁ ॥

اپنی رضا سے کچھ انسانوں کو وہ مایا سے باہر نکال لیتا ہے اور کچھ لوگوں کو مایا کے جال میں مسکن بنا دیتا ہے۔

ਏਵ ਭਿ ਆਖਿ ਨ ਜਾਪਈ ਜਿ ਕਿਸੈ ਆਣੇ ਰਾਸਿ ॥

یہ بھی کہا نہیں جا سکتا کہ وہ کسے سنوار دے گا۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਕਉ ਆਪਿ ਕਰੇ ਪਰਗਾਸੁ ॥੩॥

اے نانک! یہ فرق گرو کے ذریعے ہی جانا جاتا ہے، جسے واہے گرو خود علم کی روشنی عطا کرتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਨਾਨਕ ਜੀਅ ਉਪਾਇ ਕੈ ਲਿਖਿ ਨਾਵੈ ਧਰਮੁ ਬਹਾਲਿਆ ॥

اے نانک! رب نے انسانوں کو پیدا کرکے ان کے اعمال کو لکھنے کے لیے دھرمراج کو مقرر کیا ہے۔

ਓਥੈ ਸਚੇ ਹੀ ਸਚਿ ਨਿਬੜੈ ਚੁਣਿ ਵਖਿ ਕਢੇ ਜਜਮਾਲਿਆ ॥

وہاں دھرم راج کے سامنے سچائی کے مطابق ہی فیصلہ ہوتا ہے اور بدکار گنہگاروں کو چن کر الگ کردیا جاتا ہے۔

ਥਾਉ ਨ ਪਾਇਨਿ ਕੂੜਿਆਰ ਮੁਹ ਕਾਲ੍ਹੈ ਦੋਜਕਿ ਚਾਲਿਆ ॥

جھوٹ بولنے والوں کو وہاں جگہ نہیں ملتی اور منہ سیاہ کرکے انہیں جہنم میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

ਤੇਰੈ ਨਾਇ ਰਤੇ ਸੇ ਜਿਣਿ ਗਏ ਹਾਰਿ ਗਏ ਸਿ ਠਗਣ ਵਾਲਿਆ ॥

اے رب! جو شخص تیرے نام میں دھیان لگائے ہوا ہے، وہ جیت جاتے ہیں اور جو دھوکہ باز ہیں، وہ ہار جاتے ہیں۔

ਲਿਖਿ ਨਾਵੈ ਧਰਮੁ ਬਹਾਲਿਆ ॥੨॥

واہے گرو نے دھرم راج کو انسانوں کے اعمال کو لکھنے کے لیے مقرر کیا ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਵਿਸਮਾਦੁ ਨਾਦ ਵਿਸਮਾਦੁ ਵੇਦ ॥

اے رب! تیری تخلیق کردہ آوازیں اور تیری تخلیق کردہ وید حیرت انگیز ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਜੀਅ ਵਿਸਮਾਦੁ ਭੇਦ ॥

تیرے تخلیق کردہ انسان اور مخلوقات میں پیدا کئے بھید بھی انوکھے ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਰੂਪ ਵਿਸਮਾਦੁ ਰੰਗ ॥

مختلف قسموں کے شکل اور رنگ بڑے انوکھے ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਨਾਗੇ ਫਿਰਹਿ ਜੰਤ ॥

وہ انسان جو برہنہ گھومتے ہیں، سب متعجب ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਪਉਣੁ ਵਿਸਮਾਦੁ ਪਾਣੀ ॥

ہوا اور پانی بھی حیرت کا باعث ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਅਗਨੀ ਖੇਡਹਿ ਵਿਡਾਣੀ ॥

بڑی حیرانی ہے کہ کئی اقسام کے آگ شاندار کھیلیں کھیلتی ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਧਰਤੀ ਵਿਸਮਾਦੁ ਖਾਣੀ ॥

زمین کا وجود بھی حیرت کی بات ہے اور انسانوں کی پیدائش کے چار ذرائع بھی حیران کر رہے ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਸਾਦਿ ਲਗਹਿ ਪਰਾਣੀ ॥

انسان جن اشیاء کے ذائقے میں مصروف ہیں، یہ بھی حیران کن ہیں۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਸੰਜੋਗੁ ਵਿਸਮਾਦੁ ਵਿਜੋਗੁ ॥

اتفاق اور جدائی بھی عجیب ہے۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਭੁਖ ਵਿਸਮਾਦੁ ਭੋਗੁ ॥

دنیا کی بھوک اور عیش و عشرت بھی تعجب کی وجہ بنی ہوئی ہے۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਸਿਫਤਿ ਵਿਸਮਾਦੁ ਸਾਲਾਹ ॥

واہے گرو کی حمد و ثنا بھی حیران کن ہے۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਉਝੜ ਵਿਸਮਾਦੁ ਰਾਹ ॥

انسان کا گمراہ ہونا اور راہِ راست پر آجانا بھی عجیب ہے۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਨੇੜੈ ਵਿਸਮਾਦੁ ਦੂਰਿ ॥

یہ ایک بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ رب انسانوں کے ساتھ بھی ہے اور ان سے دور بھی ہے۔

ਵਿਸਮਾਦੁ ਦੇਖੈ ਹਾਜਰਾ ਹਜੂਰਿ ॥

وہ خادم کمال ہے، جو رب کو اپنی آنکھوں سے سامنے دیکھتے ہیں۔

ਵੇਖਿ ਵਿਡਾਣੁ ਰਹਿਆ ਵਿਸਮਾਦੁ ॥

نانک کا بیان ہے کہ اے مالک! تیری قدرت کا بڑا کمال دیکھ کر میں حیران ہو رہا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਬੁਝਣੁ ਪੂਰੈ ਭਾਗਿ ॥੧॥

تیری قدرت کے اس شاندار تعریف کو صرف خوش نصیب ہی سمجھ سکتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਕੁਦਰਤਿ ਦਿਸੈ ਕੁਦਰਤਿ ਸੁਣੀਐ ਕੁਦਰਤਿ ਭਉ ਸੁਖ ਸਾਰੁ ॥

جو کچھ دکھائی دیتا ہے اور سنا جارہا ہے، یہ سب قدرت کے تحت ہی ہے، قدرت کے مطابق ہی خوف اور خوشی کا جوہر ہے۔

ਕੁਦਰਤਿ ਪਾਤਾਲੀ ਆਕਾਸੀ ਕੁਦਰਤਿ ਸਰਬ ਆਕਾਰੁ ॥

آسمان، پاتال میں قدرت ہی موجود ہے اور یہ ساری تخلیق قدرت کے مطابق ہی ہے۔

ਕੁਦਰਤਿ ਵੇਦ ਪੁਰਾਣ ਕਤੇਬਾ ਕੁਦਰਤਿ ਸਰਬ ਵੀਚਾਰੁ ॥

قدرت کے مطابق ہی وید، پران، شریعت وغیرہ مذہبی کتابیں ہیں اور قدرت کے مطابق ہی تمام خیالات ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਖਾਣਾ ਪੀਣਾ ਪੈਨ੍ਣੁ ਕੁਦਰਤਿ ਸਰਬ ਪਿਆਰੁ ॥

قدرت کے مطابق ہی کھانا، پینا اور پہننا ہے، قدرت کے مطابق ہی ہر جگہ احساسِ محبت ہے۔

ਕੁਦਰਤਿ ਜਾਤੀ ਜਿਨਸੀ ਰੰਗੀ ਕੁਦਰਤਿ ਜੀਅ ਜਹਾਨ ॥

قدرت کے مطابق ہی دنیا کی مخلوقات میں ذاتیاں، رنگ اور قسمیں ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਨੇਕੀਆ ਕੁਦਰਤਿ ਬਦੀਆ ਕੁਦਰਤਿ ਮਾਨੁ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

قدرت کے مطابق ہی اچھائیاں اور برائیاں ہیں، قدرت کے مطابق ہی عزت اور غرور ہے۔

ਕੁਦਰਤਿ ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਕੁਦਰਤਿ ਧਰਤੀ ਖਾਕੁ ॥

قدرت کے مطابق ہی ہوا، پانی اور آگ ہے، قدرت کے مطابق ہی زمین اور مٹی ہے۔

ਸਭ ਤੇਰੀ ਕੁਦਰਤਿ ਤੂੰ ਕਾਦਿਰੁ ਕਰਤਾ ਪਾਕੀ ਨਾਈ ਪਾਕੁ ॥

اے رب! یہ سب تیری قدرت ہے،تو اپنی قدرت کا مالک اور خالق ہے اور اپنے مقدس نام کی وجہ سے تیری بڑی شان ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਵੇਖੈ ਵਰਤੈ ਤਾਕੋ ਤਾਕੁ ॥੨॥

اے نانک! رب اپنے حکم کے مطابق اپنی مخلوق کو دیکھتا اور عمل کرتا ہے، وہ ہمہ گیر ہے اور اپنے قانون کے مطابق ہی ہر کام کرتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਆਪੀਨੈ੍ ਭੋਗ ਭੋਗਿ ਕੈ ਹੋਇ ਭਸਮੜਿ ਭਉਰੁ ਸਿਧਾਇਆ ॥

انسان دنیا میں لطف اندوز ہو کر مرنے کے بعد ڈھیر بن جاتا ہے یعنی روح چلی جاتی ہے۔

ਵਡਾ ਹੋਆ ਦੁਨੀਦਾਰੁ ਗਲਿ ਸੰਗਲੁ ਘਤਿ ਚਲਾਇਆ ॥

جب آدمی دنیا کے کاروبار میں یہ بڑا مان کر چلا جاتا ہے، تو اس کے گلے میں زنجیر ڈال دی جاتی ہے اور اسے آگے ڈھکیل دیا جاتا ہے۔

ਅਗੈ ਕਰਣੀ ਕੀਰਤਿ ਵਾਚੀਐ ਬਹਿ ਲੇਖਾ ਕਰਿ ਸਮਝਾਇਆ ॥

جہاں اس کے اعمال پر غور کیا جاتا ہے اور اسے بٹھا کر اس کا حساب سمجھایا جاتا ہے۔

ਥਾਉ ਨ ਹੋਵੀ ਪਉਦੀਈ ਹੁਣਿ ਸੁਣੀਐ ਕਿਆ ਰੂਆਇਆ ॥

جب اسے سزا ملتی ہے، تو اسے کوئی جگہ نہیں ملتی، اب اس کا رونا بھی کون سنے گا؟

ਮਨਿ ਅੰਧੈ ਜਨਮੁ ਗਵਾਇਆ ॥੩॥

بے علم آدمی نے اپنی نایاب زندگی کو فضول میں ضائع کر لیا۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਭੈ ਵਿਚਿ ਪਵਣੁ ਵਹੈ ਸਦਵਾਉ ॥

رب کے خوف میں کئی قسم کی ہوا ہمیشہ چلتی رہتی ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਚਲਹਿ ਲਖ ਦਰੀਆਉ ॥

رب کے خوف میں ہی لاکھوں دریا بہتے ہیں۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਅਗਨਿ ਕਢੈ ਵੇਗਾਰਿ ॥

اس کے خوف میں ہی آگ اپنا کام کرتی ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ ਦਬੀ ਭਾਰਿ ॥

خوف میں ہی زمین بوجھ تلے دبی رہتی ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਇੰਦੁ ਫਿਰੈ ਸਿਰ ਭਾਰਿ ॥

رب کے حکم سے ہی اندرا بادل کی شکل میں سر پر بوجھ لئے چلتا پھرتا ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਰਾਜਾ ਧਰਮ ਦੁਆਰੁ ॥

ڈر کی وجہ سے ہی دھرم راج اس کے دروازے پر کھڑا ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਸੂਰਜੁ ਭੈ ਵਿਚਿ ਚੰਦੁ ॥

رب کے خوف کی وجہ سے ہی سورج اور چاند متحرک ہیں۔

ਕੋਹ ਕਰੋੜੀ ਚਲਤ ਨ ਅੰਤੁ ॥

کروڑوں میل چلتے رہنے کے بعد بھی اس کے سفر کی کوئی انتہا نہیں۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਸਿਧ ਬੁਧ ਸੁਰ ਨਾਥ ॥

سدھ، بدھ، دیوتے اور ناتھ یوگی رب کے خوف میں ہی حرکت کرتے ہیں۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਆਡਾਣੇ ਆਕਾਸ ॥

ڈر میں ہی آسمان چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰ ॥

رب کے خوف میں ہی عظیم جنگجو، بہت بڑے مضبوط اور بہادر لوگ سرگرم ہیں۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਆਵਹਿ ਜਾਵਹਿ ਪੂਰ ॥

رب کے خوف میں ہی جُھنڈ کے جھنڈ جنم لیتے اور مرتے رہتے ہیں۔

ਸਗਲਿਆ ਭਉ ਲਿਖਿਆ ਸਿਰਿ ਲੇਖੁ ॥

رب نے اپنے خوف میں ہی سب کی تقدیر طے کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਸਚੁ ਏਕੁ ॥੧॥

اے نانک! شکل و صورت سے پاک حقیقی رب ہی بے خوف ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਨਾਨਕ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਹੋਰਿ ਕੇਤੇ ਰਾਮ ਰਵਾਲ ॥

اے نانک! ایک شکل و صورت سے پاک ہی بے خوف ہے، دوسرے رام جیسے کتنے ہی اس کے قدموں کی دھول ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਕੰਨ੍ ਕਹਾਣੀਆ ਕੇਤੇ ਬੇਦ ਬੀਚਾਰ ॥

کرشن کنہیا کی خوبصورتی کی بہت سی کہانیاں دنیا میں مشہور ہیں اور بہت سے پنڈت ویدوں کی تلاوت کرنے والے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਨਚਹਿ ਮੰਗਤੇ ਗਿੜਿ ਮੁੜਿ ਪੂਰਹਿ ਤਾਲ ॥

بہت سے سائل ناچنے والے ہیں اور بار بار تال پر جھومتے ہیں۔

ਬਾਜਾਰੀ ਬਾਜਾਰ ਮਹਿ ਆਇ ਕਢਹਿ ਬਾਜਾਰ ॥

راسدھاری بازار میں آتے ہیں اور جھوٹی راہ دکھاتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਰਾਜੇ ਰਾਣੀਆ ਬੋਲਹਿ ਆਲ ਪਤਾਲ ॥

وہ بادشاہ اور رانیاں بن کر گاتے ہیں اور الٹی بات کرتے ہیں۔

ਲਖ ਟਕਿਆ ਕੇ ਮੁੰਦੜੇ ਲਖ ਟਕਿਆ ਕੇ ਹਾਰ ॥

وہ لاکھوں روپے کے کانوں کی بالیاں اور لاکھوں روپے کے ہار پہنتے ہیں۔

ਜਿਤੁ ਤਨਿ ਪਾਈਅਹਿ ਨਾਨਕਾ ਸੇ ਤਨ ਹੋਵਹਿ ਛਾਰ ॥

اے نانک! جن جسموں پر وہ زیور پہنتے ہیں، وہ جسم تو راکھ بن جاتے ہیں۔

ਗਿਆਨੁ ਨ ਗਲੀਈ ਢੂਢੀਐ ਕਥਨਾ ਕਰੜਾ ਸਾਰੁ ॥

علم کا حصول صرف باتیں کرنے سے نہیں ہوتا، یہ کہنا لوہے کی طرح مشکل ہے۔

ਕਰਮਿ ਮਿਲੈ ਤਾ ਪਾਈਐ ਹੋਰ ਹਿਕਮਤਿ ਹੁਕਮੁ ਖੁਆਰੁ ॥੨॥

علم تب حاصل ہوتا ہے، جب واہے گرو کا فضل ہوتا ہے، دوسری ہوشیاری اور فریب تو تباہ کرنے والے ہیں۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਨਦਰਿ ਕਰਹਿ ਜੇ ਆਪਣੀ ਤਾ ਨਦਰੀ ਸਤਿਗੁਰੁ ਪਾਇਆ ॥

اگر مہربان رب رحم کرتا ہے، تو اس کے فضل و کرم سے سچے گرو تک رسائی ہوتی ہے۔

ਏਹੁ ਜੀਉ ਬਹੁਤੇ ਜਨਮ ਭਰੰਮਿਆ ਤਾ ਸਤਿਗੁਰਿ ਸਬਦੁ ਸੁਣਾਇਆ ॥

یہ روح کئی جنموں میں بھٹکتی رہی؛ لیکن ست گرو کی پناہ میں آنے سے اسے ست گرو نے لفظ کا فرق بتایا۔

ਸਤਿਗੁਰ ਜੇਵਡੁ ਦਾਤਾ ਕੋ ਨਹੀ ਸਭਿ ਸੁਣਿਅਹੁ ਲੋਕ ਸਬਾਇਆ ॥

اے دنیا کے تمام لوگو! غور سے سنو، ست گرو جیسا بڑا کوئی دینے والا نہیں۔

ਸਤਿਗੁਰਿ ਮਿਲਿਐ ਸਚੁ ਪਾਇਆ ਜਿਨ੍ਹੀ ਵਿਚਹੁ ਆਪੁ ਗਵਾਇਆ ॥

جو شخص اپنے دماغ سے گھمنڈ کو نکال دیتا ہے، اسے ست گرو ملتا ہے اور ست گرو کے ذریعے سچائی حاصل ہوتی ہے۔

ਜਿਨਿ ਸਚੋ ਸਚੁ ਬੁਝਾਇਆ ॥੪॥

سچا گرو ہی سچ کے راز کو سمجھتا ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਘੜੀਆ ਸਭੇ ਗੋਪੀਆ ਪਹਰ ਕੰਨ੍ ਗੋਪਾਲ ॥

"(جس طرح راس گھاری راس کرتی ہے، اسی طرح واہے گرو کی بھی راس لیلا ہو رہی ہے۔) اس راس لیلا میں گوپیاں گھنٹوں ناچنے والی ہیں اور تمام لمحات کانہا گوپال ہیں۔

ਗਹਣੇ ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਚੰਦੁ ਸੂਰਜੁ ਅਵਤਾਰ ॥

ہوا، پانی اور آگ اس راس لیلا کے کرداروں کی زینت ہیں اور سورج اور چاند بھیس بدل کر کھیل دکھانے والے ہیں۔

ਸਗਲੀ ਧਰਤੀ ਮਾਲੁ ਧਨੁ ਵਰਤਣਿ ਸਰਬ ਜੰਜਾਲ ॥

پوری روئے زمین ناٹک کرنے والوں کی مال و دولت ہے؛ لیکن یہ سب کچھ آفت ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਮੁਸੈ ਗਿਆਨ ਵਿਹੂਣੀ ਖਾਇ ਗਇਆ ਜਮਕਾਲੁ ॥੧॥

اے نانک! علم سے خالی دنیا اس ناٹک میں لُٹ جاتی ہے اور یمدوت اسے اپنا شکار بنا لیتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਵਾਇਨਿ ਚੇਲੇ ਨਚਨਿ ਗੁਰ ॥

(معاشرے کی عجیب ستم ظریفی ہے کہ) شاگرد تال بجاتے ہیں اور ان کے گرو ناچتے ہیں۔

ਪੈਰ ਹਲਾਇਨਿ ਫੇਰਨਿ੍ ਸਿਰ ॥

وہ گھنگرو باندھ کر اپنے پاؤں ہلاتے ہیں اور مست ہو کر اپنا سر گھماتے ہیں۔

ਉਡਿ ਉਡਿ ਰਾਵਾ ਝਾਟੈ ਪਾਇ ॥

ان کے سر کے بالوں پر اُڑ اُڑ کر دھول پڑتی ہے۔

ਵੇਖੈ ਲੋਕੁ ਹਸੈ ਘਰਿ ਜਾਇ ॥

یہ تماشا دیکھ کر لوگ ہنستے ہیں اور گھر کو چلے جاتے ہیں۔

ਰੋਟੀਆ ਕਾਰਣਿ ਪੂਰਹਿ ਤਾਲ ॥

روٹی کی وجہ سے وہ تال ملاتے ہیں۔

ਆਪੁ ਪਛਾੜਹਿ ਧਰਤੀ ਨਾਲਿ ॥

وہ خود کو زمین پر پچھاڑتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਗੋਪੀਆ ਗਾਵਨਿ ਕਾਨ੍ ॥

(دنیا کے اسٹیج پر ڈرامہ کرنے والی مخلوق) گوپیوں اور کانہا بن کر گاتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਸੀਤਾ ਰਾਜੇ ਰਾਮ ॥

سیتا راجا رام بن کر گاتے ہیں۔

ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਸਚੁ ਨਾਮੁ ॥

لیکن بے خوف شکل و صورت سے پاک رب کا ہی نام سچا ہے۔

ਜਾ ਕਾ ਕੀਆ ਸਗਲ ਜਹਾਨੁ ॥

جس نے پوری کائنات کو بنایا ہے۔

ਸੇਵਕ ਸੇਵਹਿ ਕਰਮਿ ਚੜਾਉ ॥

جن خادموں کی قسمت اچھی ہوتی ہے، وہ رب کی خدمت کرتے ہیں۔

ਭਿੰਨੀ ਰੈਣਿ ਜਿਨ੍ਹਾ ਮਨਿ ਚਾਉ ॥

جن کے من میں محبتِ رب کی تمنا ہے، ان کی رات خوش گوار ہو جاتی ہے۔

ਸਿਖੀ ਸਿਖਿਆ ਗੁਰ ਵੀਚਾਰਿ ॥

جنہوں نے گرو کے نظریے سے یہ سبق سیکھ لیا ہے،

ਨਦਰੀ ਕਰਮਿ ਲਘਾਏ ਪਾਰਿ ॥

مہربان مالک اپنے فضل و احسان سے ہی انہیں نجات عطا کر دیتا ہے۔

ਕੋਲੂ ਚਰਖਾ ਚਕੀ ਚਕੁ ॥

بہت سے کولہو، چرخا، چکیوں اور پہیے ہیں۔

ਥਲ ਵਾਰੋਲੇ ਬਹੁਤੁ ਅਨੰਤੁ ॥

صحراء کے بھنور بھی لامحدود ہیں۔

ਲਾਟੂ ਮਾਧਾਣੀਆ ਅਨਗਾਹ ॥

بہت ہی لٹو، مدھانیاں اور اناج نکالنے کے آلات ہیں۔

ਪੰਖੀ ਭਉਦੀਆ ਲੈਨਿ ਨ ਸਾਹ ॥

پرندے گھومتے ہوئے سانس نہیں لیتے۔

ਸੂਐ ਚਾੜਿ ਭਵਾਈਅਹਿ ਜੰਤ ॥

بہت سے آلات لوہے کے کنارے لگا کر گھمائے جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਭਉਦਿਆ ਗਣਤ ਨ ਅੰਤ ॥

اے نانک! گھومنے والے اور آلات کی گنتی کی کوئی انتہا نہیں۔

ਬੰਧਨ ਬੰਧਿ ਭਵਾਏ ਸੋਇ ॥

جو مخلوق مایا کے بندھن میں پھنس جاتے ہیں، انہیں دھرم راج ایسے ہی کرتوتوں کے مطابق گھماتا ہے۔

ਪਇਐ ਕਿਰਤਿ ਨਚੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

اپنے اعمال کے مطابق ہی ہر جاندار رقص کرتا ہے۔

ਨਚਿ ਨਚਿ ਹਸਹਿ ਚਲਹਿ ਸੇ ਰੋਇ ॥

دنیا کے سحر میں پھنس کر جو ناچ ناچ کر ہنستا ہے، وہ موت کے وقت روتا ہے۔

ਉਡਿ ਨ ਜਾਹੀ ਸਿਧ ਨ ਹੋਹਿ ॥

وہ اڑ کر بھی بچ نہیں سکا اور نہ ہی کوئی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

ਨਚਣੁ ਕੁਦਣੁ ਮਨ ਕਾ ਚਾਉ ॥

ناچنا اور کودنا ذہن کا شوق ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਨ੍ ਮਨਿ ਭਉ ਤਿਨ੍ਾ ਮਨਿ ਭਾਉ ॥੨॥

اے نانک! جن کے دل میں رب کا خوف موجود ہے، ان کے دل میں ہی اس کی محبت ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پؤڑی

ਨਾਉ ਤੇਰਾ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਹੈ ਨਾਇ ਲਇਐ ਨਰਕਿ ਨ ਜਾਈਐ ॥

اے رب !تیرا نام نرنکار ہے اور تیرا نام یاد کرنے سے انسان جہنم میں نہیں جاتا۔

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭੁ ਤਿਸ ਦਾ ਦੇ ਖਾਜੈ ਆਖਿ ਗਵਾਈਐ ॥

زندگی اور جسم اس رب کا دیا ہوا ہے، وہ جو کچھ دیتا ہے، جاندار اسے ہی کھاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کہنا بے معنٰی ہے۔

ਜੇ ਲੋੜਹਿ ਚੰਗਾ ਆਪਣਾ ਕਰਿ ਪੁੰਨਹੁ ਨੀਚੁ ਸਦਾਈਐ ॥

اے مخلوق! اگر تو اپنا بھلا چاہتا ہے، تو اچھے کام کر اور عاجزی (مہذب) کہلوا یعنی عاجزی اختیار کرو۔

ਜੇ ਜਰਵਾਣਾ ਪਰਹਰੈ ਜਰੁ ਵੇਸ ਕਰੇਦੀ ਆਈਐ ॥

اگر کوئی زورآور شخص بڑھاپے کو دور رکھنا چاہے، تو بھی بڑھاپا اپنے روپ میں آہی جاتا ہے۔

ਕੋ ਰਹੈ ਨ ਭਰੀਐ ਪਾਈਐ ॥੫॥

جب انسان کی زندگی کی گھڑیاں پورے ہو جاتی ہیں، تو دنیا میں کوئی نہیں رہ سکتا، یعنی عمر مکمل ہونے کے بعد موت ہی ملتی ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਮੁਸਲਮਾਨਾ ਸਿਫਤਿ ਸਰੀਅਤਿ ਪੜਿ ਪੜਿ ਕਰਹਿ ਬੀਚਾਰੁ ॥

مسلمانوں کو شریعت کی تعریف سب سے اچھی لگتی ہے اور وہ اس کو پڑھ پڑھ کر غور و فکر کرتے ہیں (یعنی شریعت کو اعلیٰ مانتے ہوئے اسے ہی قانون سمجھتے ہیں)۔

ਬੰਦੇ ਸੇ ਜਿ ਪਵਹਿ ਵਿਚਿ ਬੰਦੀ ਵੇਖਣ ਕਉ ਦੀਦਾਰੁ ॥

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رب کا محبوب بندہ وہی ہے، جو رب کا دیدار کرنے کے لیے شریعت کے حکموں پر چلتا ہے۔

ਹਿੰਦੂ ਸਾਲਾਹੀ ਸਾਲਾਹਨਿ ਦਰਸਨਿ ਰੂਪਿ ਅਪਾਰੁ ॥

ہندو شاستر کے مطابق تعریف کے لائق رب کی حمد کرتے ہیں، جس کی شکل بے حد خوب صورت ہے۔

ਤੀਰਥਿ ਨਾਵਹਿ ਅਰਚਾ ਪੂਜਾ ਅਗਰ ਵਾਸੁ ਬਹਕਾਰੁ ॥

وہ زیارت گاہوں پر غسل کرتے ہیں، دیوتاؤں کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور چندن کی خوشبو کا استعمال کرتے ہیں۔

ਜੋਗੀ ਸੁੰਨਿ ਧਿਆਵਨਿ੍ ਜੇਤੇ ਅਲਖ ਨਾਮੁ ਕਰਤਾਰੁ ॥

یوگی مراقبے کی اعلیٰ حالت میں جاکر نرگن پربھو کا دھیان کرتے ہیں اور کرتار کو 'الکھ' نام سے پکارتے ہیں۔

ਸੂਖਮ ਮੂਰਤਿ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨ ਕਾਇਆ ਕਾ ਆਕਾਰੁ ॥

الکشیا رب کی شکل لطیف ہے، اس کا نام نرنجن ہے اور یہ دنیا ہی اس کا جسم ہے۔

ਸਤੀਆ ਮਨਿ ਸੰਤੋਖੁ ਉਪਜੈ ਦੇਣੈ ਕੈ ਵੀਚਾਰਿ ॥

صدقہ کرنے والے کے ذہن میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور وہ عطیہ دینے کے بارے میں سوچتا ہے۔

ਦੇ ਦੇ ਮੰਗਹਿ ਸਹਸਾ ਗੂਣਾ ਸੋਭ ਕਰੇ ਸੰਸਾਰੁ ॥

لیکن دیے گئے صدقے کے نتیجے میں وہ ہزاروں گنا مانگتا ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا اس کی تسبیح کرتی رہے۔

ਚੋਰਾ ਜਾਰਾ ਤੈ ਕੂੜਿਆਰਾ ਖਾਰਾਬਾ ਵੇਕਾਰ ॥

چور، زانی اور جھوٹے رویے والے گنہگار وحشی ایسے لوگ بھی ہیں،

ਇਕਿ ਹੋਦਾ ਖਾਇ ਚਲਹਿ ਐਥਾਊ ਤਿਨਾ ਭਿ ਕਾਈ ਕਾਰ ॥

جو کچھ ان کے پاس تھا، وہ اپنے اعمال کا ثمرہ پا کر یہاں سے خالی ہی چلے جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے کوئی نیک کام کیا ہے؟"

ਜਲਿ ਥਲਿ ਜੀਆ ਪੁਰੀਆ ਲੋਆ ਆਕਾਰਾ ਆਕਾਰ ॥

سمندر، زمین، دیوتاؤں کی نگری، قوم، سورج، چاند اور ستاروں والے اس دنیا میں لامحدود جاندار رہتے ہیں۔

ਓਇ ਜਿ ਆਖਹਿ ਸੁ ਤੂੰਹੈ ਜਾਣਹਿ ਤਿਨਾ ਭਿ ਤੇਰੀ ਸਾਰ ॥

اے رب! یہ مخلوق جو کچھ کہتی ہے، تم انہیں جانتے ہو۔ آپ ہی ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਭੁਖ ਸਾਲਾਹਣੁ ਸਚੁ ਨਾਮੁ ਆਧਾਰੁ ॥

ارے نانک! خادموں کو رب کی تسبیح اور ستائش کرنے کی بھوک لگی رہتی ہے اور ان کا اصل نام ہی ان کی بنیاد ہے۔

ਸਦਾ ਅਨੰਦਿ ਰਹਹਿ ਦਿਨੁ ਰਾਤੀ ਗੁਣਵੰਤਿਆ ਪਾ ਛਾਰੁ ॥੧॥

وہ گن والا نیک لوگوں کے قدموں کی خاک بن کر دن رات ہمیشہ خوشی و مسرت میں رہتے ہیں۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਮਿਟੀ ਮੁਸਲਮਾਨ ਕੀ ਪੇੜੈ ਪਈ ਕੁਮ੍ਹ੍ਹਿਆਰ ॥

جب مسلمان مرتا ہے تو اسے دفن کیا جاتا ہے اور اس کا جسم مٹی بن جاتا ہے لیکن جب وہی مٹی کمہار کے پاس آتی ہے، تو

ਘੜਿ ਭਾਂਡੇ ਇਟਾ ਕੀਆ ਜਲਦੀ ਕਰੇ ਪੁਕਾਰ ॥

وہ اس سے برتن اور اینٹیں بناتا ہے، یہ جلتی ہوئی مٹی چیخ و پکار کرتی ہے۔

ਜਲਿ ਜਲਿ ਰੋਵੈ ਬਪੁੜੀ ਝੜਿ ਝੜਿ ਪਵਹਿ ਅੰਗਿਆਰ ॥

بیچاری مٹی جل جل کر روتی ہے اور اس پر دہکتے ہوئے انگارے گرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਜਿਨਿ ਕਰਤੈ ਕਾਰਣੁ ਕੀਆ ਸੋ ਜਾਣੈ ਕਰਤਾਰੁ ॥੨॥

گرو نانک دیو جی کہتے ہیں کہ جس خالق رب نے اس دنیا کو بنایا ہے، وہی اس کا راز جانتا ہے کہ جلنا بہتر ہے یا دفن کرنا۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਬਿਨੁ ਸਤਿਗੁਰ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਇਓ ਬਿਨੁ ਸਤਿਗੁਰ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਇਆ ॥

سچے گرو کے بغیر کسی بھی انسان کو رب حاصل نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا؛ کیوں کہ۔

ਸਤਿਗੁਰ ਵਿਚਿ ਆਪੁ ਰਖਿਓਨੁ ਕਰਿ ਪਰਗਟੁ ਆਖਿ ਸੁਣਾਇਆ ॥

رب نے اپنے آپ کو ست گرو کے باطن میں رکھا ہوا ہے، میں نے یہ حقیقت براہ راست کہہ کر سب کو سنا دیا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰ ਮਿਲਿਐ ਸਦਾ ਮੁਕਤੁ ਹੈ ਜਿਨਿ ਵਿਚਹੁ ਮੋਹੁ ਚੁਕਾਇਆ ॥

جنہوں نے اپنے اندر سے دنیاوی لگاؤ کو مٹا دیا ہے، وہ ست گرو سے مل کر آزاد ہو گئے ہیں۔

ਉਤਮੁ ਏਹੁ ਬੀਚਾਰੁ ਹੈ ਜਿਨਿ ਸਚੇ ਸਿਉ ਚਿਤੁ ਲਾਇਆ ॥ ਜਗਜੀਵਨੁ ਦਾਤਾ ਪਾਇਆ ॥੬॥

بہترین خیال یہ ہے کہ جس نے اپنا دماغ سچائی سے لگا لیا ہے، اس نے دنیا کو زندگی دینے والے رب کو پا لیا ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਹਉ ਵਿਚਿ ਆਇਆ ਹਉ ਵਿਚਿ ਗਇਆ ॥

انسان غرور میں دنیا میں آیا ہے اور غرور میں ہی دنیا سے چلا گیا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਜੰਮਿਆ ਹਉ ਵਿਚਿ ਮੁਆ ॥

وہ گھمنڈ میں پیدا ہوا تھا اور گھمنڈ میں مر گیا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਦਿਤਾ ਹਉ ਵਿਚਿ ਲਇਆ ॥

غرور میں ہی اس نے کسی کو کچھ دیا تھا اور غرور میں ہی کسی سے کچھ لیا تھا۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਖਟਿਆ ਹਉ ਵਿਚਿ ਗਇਆ ॥

کبر میں ہی انسان نے مال کمایا تھا اور تکبر میں تھا کہ اس نے اسے کھودیا۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਸਚਿਆਰੁ ਕੂੜਿਆਰੁ ॥

انا کی وجہ ہی سے وہ سچا اور جھوٹا بن جاتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਪਾਪ ਪੁੰਨ ਵੀਚਾਰੁ ॥

انا میں ہی وہ گناہ اور نیکی کے بارے میں سوچتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਨਰਕਿ ਸੁਰਗਿ ਅਵਤਾਰੁ ॥

کبر میں ہی انسان جہنم یا جنت میں جنم لیتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਹਸੈ ਹਉ ਵਿਚਿ ਰੋਵੈ ॥

انا میں ہی وہ کبھی ہنستا ہے اور انا میں ہی وہ کبھی روتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਭਰੀਐ ਹਉ ਵਿਚਿ ਧੋਵੈ ॥

انا میں اس کا دماغ گناہوں سے بھر جاتا ہے اور انا میں ہی وہ مقدس غسل کر کے اپنے گناہوں کو پاک کرنے کے لئے گھومتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਜਾਤੀ ਜਿਨਸੀ ਖੋਵੈ ॥

وہ تکبر میں اپنی ذات پات بھی کھو دیتا ہے۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਮੂਰਖੁ ਹਉ ਵਿਚਿ ਸਿਆਣਾ ॥

انا میں ہی انسان بے وقوف اور ذہین بنتا ہے۔

ਮੋਖ ਮੁਕਤਿ ਕੀ ਸਾਰ ਨ ਜਾਣਾ ॥

لیکن وہ نجات اور آزادی کے جوہر (راز) کو نہیں جانتا۔

ਹਉ ਵਿਚਿ ਮਾਇਆ ਹਉ ਵਿਚਿ ਛਾਇਆ ॥

وہ فخر میں ہی مایا کو سچ سمجھتا ہے اور فخر میں ہی اسے درخت کے سائے کی طرح جھوٹا سمجھتا ہے۔

ਹਉਮੈ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜੰਤ ਉਪਾਇਆ ॥

متکبر شخص ہی بار بار جنم لیتا ہیں۔

ਹਉਮੈ ਬੁਝੈ ਤਾ ਦਰੁ ਸੁਝੈ ॥

اگر انا دور ہو جائے تو ہی رب کا دروازہ نظر آتا ہے۔

ਗਿਆਨ ਵਿਹੂਣਾ ਕਥਿ ਕਥਿ ਲੂਝੈ ॥

بصورت دیگر علم سے خالی شخص بحث و مباحثہ میں ہی الجھا رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੀ ਲਿਖੀਐ ਲੇਖੁ ॥

اے نانک! رب کے حکم کے مطابق انسان کی تقدیر لکھی جاتی ہے۔

ਜੇਹਾ ਵੇਖਹਿ ਤੇਹਾ ਵੇਖੁ ॥੧॥

انسان جیسی سوچ رکھتا ہے، ویسا ہی سچائی کو ماننے لگتا ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਹਉਮੈ ਏਹਾ ਜਾਤਿ ਹੈ ਹਉਮੈ ਕਰਮ ਕਮਾਹਿ ॥

یہ کبر کا مزاج ہے کہ انسان صرف انا میں ہی کام کرتا ہے۔

ਹਉਮੈ ਏਈ ਬੰਧਨਾ ਫਿਰਿ ਫਿਰਿ ਜੋਨੀ ਪਾਹਿ ॥

یہ انا انسان کی غلامی کی وجہ ہے، اسی لیے انسان بار بار پیدا ہوتا ہے۔

ਹਉਮੈ ਕਿਥਹੁ ਊਪਜੈ ਕਿਤੁ ਸੰਜਮਿ ਇਹ ਜਾਇ ॥

درحقیقت یہ غرور کہاں سے پیدا ہوتی ہے اور اسے کس طریقے سے روکا جا سکتا ہے۔

ਹਉਮੈ ਏਹੋ ਹੁਕਮੁ ਹੈ ਪਇਐ ਕਿਰਤਿ ਫਿਰਾਹਿ ॥

رب کی رضا یہ ہے کہ انا کی وجہ سے انسان اپنے پچھلے اعمال کی وجہ سے بھٹکتا رہے۔

ਹਉਮੈ ਦੀਰਘ ਰੋਗੁ ਹੈ ਦਾਰੂ ਭੀ ਇਸੁ ਮਾਹਿ ॥

انا ایک پرانی بیماری ہے؛ لیکن اس کا علاج بھی شامل ہے۔

ਕਿਰਪਾ ਕਰੇ ਜੇ ਆਪਣੀ ਤਾ ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਕਮਾਹਿ ॥

اگر رب رحم و کرم کرے، تو انسان گرو کے کہنے پر عمل کرتا ہے (یہ اس بیماری کا علاج ہے)۔

ਨਾਨਕੁ ਕਹੈ ਸੁਣਹੁ ਜਨਹੁ ਇਤੁ ਸੰਜਮਿ ਦੁਖ ਜਾਹਿ ॥੨॥

نانک کا بیان ہے کہ اے لوگو! سنو، مراقبہ کے ذریعے یہ غرور کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔(مراقبہ لطف اندوزی اور مکمل ترک کرنے کے درمیان ضبط نفس کی حالت ہے۔)

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਸੇਵ ਕੀਤੀ ਸੰਤੋਖੀਈਂ ਜਿਨ੍ਹ੍ਹੀ ਸਚੋ ਸਚੁ ਧਿਆਇਆ ॥

جنہوں نے صرف ایک اعلیٰ سچائی کا ہی دھیان کیا ہے، ان قناعت پسندوں نے ہی رب کی خدمت کی ہے۔

ਓਨ੍ਹ੍ਹੀ ਮੰਦੈ ਪੈਰੁ ਨ ਰਖਿਓ ਕਰਿ ਸੁਕ੍ਰਿਤੁ ਧਰਮੁ ਕਮਾਇਆ ॥

وہ غلط راستوں پر اپنا پاؤں نہیں رکھتے اور نیک اعمال اور دین کماتے ہیں۔

ਓਨ੍ਹ੍ਹੀ ਦੁਨੀਆ ਤੋੜੇ ਬੰਧਨਾ ਅੰਨੁ ਪਾਣੀ ਥੋੜਾ ਖਾਇਆ ॥

وہ دنیا کے بندھنوں کو توڑ دیتے ہیں اور کچھ کھانا پانی کھاتے ہیں۔

ਤੂੰ ਬਖਸੀਸੀ ਅਗਲਾ ਨਿਤ ਦੇਵਹਿ ਚੜਹਿ ਸਵਾਇਆ ॥

اے رب! تو ہی سب سے بڑا عطا کرنے والا ہے، جو ہمیشہ ہی دیتا رہتا ہے۔

ਵਡਿਆਈ ਵਡਾ ਪਾਇਆ ॥੭॥

انسان عظیم رب کی حمد و ثنا کرکے شہرت حاصل کرلیتا ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਪੁਰਖਾਂ ਬਿਰਖਾਂ ਤੀਰਥਾਂ ਤਟਾਂ ਮੇਘਾਂ ਖੇਤਾਂਹ ॥

اے نانک! مردوں، درختوں۔ زیارت گاہوں، ساحلوں، بادلوں، کھیتوں،

ਦੀਪਾਂ ਲੋਆਂ ਮੰਡਲਾਂ ਖੰਡਾਂ ਵਰਭੰਡਾਂਹ ॥

جزائر، دنیا، خطے، کائنات،

ਅੰਡਜ ਜੇਰਜ ਉਤਭੁਜਾਂ ਖਾਣੀ ਸੇਤਜਾਂਹ ॥

انڈے، پرندے، پسینے سے پیدا ہونے والا اور پیڑ،

ਸੋ ਮਿਤਿ ਜਾਣੈ ਨਾਨਕਾ ਸਰਾਂ ਮੇਰਾਂ ਜੰਤਾਹ ॥

جھیلوں اور پہاڑوں میں رہنے والے تمام جانداروں کی گنتی رب ہی جانتا ہے کہ کتنی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੰਤ ਉਪਾਇ ਕੈ ਸੰਮਾਲੇ ਸਭਨਾਹ ॥

اے نانک! رب ہی ہے جانداروں کو پیدا کرکے اور ان کو پالتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਕਰਤੈ ਕਰਣਾ ਕੀਆ ਚਿੰਤਾ ਭਿ ਕਰਣੀ ਤਾਹ ॥

جس خالق نے کائنات بنائی ہے، وہی اس کی پرواہ اور دیکھ بھال کرتا ہے۔

ਸੋ ਕਰਤਾ ਚਿੰਤਾ ਕਰੇ ਜਿਨਿ ਉਪਾਇਆ ਜਗੁ ॥

وہ خالق جس نے دنیا بنائی ہے، وہ اس کی فکر بھی خود ہی کرتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਜੋਹਾਰੀ ਸੁਅਸਤਿ ਤਿਸੁ ਤਿਸੁ ਦੀਬਾਣੁ ਅਭਗੁ ॥

وہ رب فلاح و بہبود والا ہے، اسے میرا سو سو بار سلام ہے۔ اس کا دربار اٹل ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਚੇ ਨਾਮ ਬਿਨੁ ਕਿਆ ਟਿਕਾ ਕਿਆ ਤਗੁ ॥੧॥

اے نانک! سچے نام کے ذکر کے بغیر تلک لگانے اور دھاگا باندھنے کا کیا مطلب ہے؟

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਲਖ ਨੇਕੀਆ ਚੰਗਿਆਈਆ ਲਖ ਪੁੰਨਾ ਪਰਵਾਣੁ ॥

چاہے لاکھوں ہی نیکیاں، اچھائیاں، لاکھوں ہی اچھا کام کیا ہو، چاہے لاکھوں ہی حلال عمل، لاکھ علم مراقبہ اور پرانوں کے اسباق پڑھے ہوں، تو بھی سب بے سود ہے۔

ਲਖ ਤਪ ਉਪਰਿ ਤੀਰਥਾਂ ਸਹਜ ਜੋਗ ਬੇਬਾਣ ॥

چاہے زیارت گاہوں پر لاکھوں ہی تپسیا کیے ہوں اور جنگلوں میں جا کر لمبا چوڑا یوگ کیا ہو،

ਲਖ ਸੂਰਤਣ ਸੰਗਰਾਮ ਰਣ ਮਹਿ ਛੁਟਹਿ ਪਰਾਣ ॥

چاہے لاکھوں آدمیوں نے جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کیا اور میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا ہو۔

ਲਖ ਸੁਰਤੀ ਲਖ ਗਿਆਨ ਧਿਆਨ ਪੜੀਅਹਿ ਪਾਠ ਪੁਰਾਣ ॥

چاہے لاکھوں ہی حلال عمل، لاکھوں ہی علمی مراقبہ اور پرانوں کے اسباق پڑھے ہوں، تو بھی سب بے کار ہیں۔

ਜਿਨਿ ਕਰਤੈ ਕਰਣਾ ਕੀਆ ਲਿਖਿਆ ਆਵਣ ਜਾਣੁ ॥

چوں کہ جس رب نے یہ دنیا بنائی ہے، اسی نے جانداروں کی پیدائش اور موت کا تعین کر رکھا ہے۔

ਨਾਨਕ ਮਤੀ ਮਿਥਿਆ ਕਰਮੁ ਸਚਾ ਨੀਸਾਣੁ ॥੨॥

اے نانک! رب کا کرم (مہربانی) ہی حق کی نشانی ہے، باقی تمام چالاکیاں جھوٹی ہیں۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਸਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਏਕੁ ਤੂੰ ਜਿਨਿ ਸਚੋ ਸਚੁ ਵਰਤਾਇਆ ॥

اے رب! ایک تو ہی سچا مالک ہیں، جس نے حتمی سچائی کو پھیلایا ہوا ہے۔

ਜਿਸੁ ਤੂੰ ਦੇਹਿ ਤਿਸੁ ਮਿਲੈ ਸਚੁ ਤਾ ਤਿਨ੍ਹੀ ਸਚੁ ਕਮਾਇਆ ॥

جسے تو (سچائی) دیتا ہے، وہی حق کو حاصل کرتا ہے اور وہ حق کا کام کرتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰਿ ਮਿਲਿਐ ਸਚੁ ਪਾਇਆ ਜਿਨ੍ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਸਚੁ ਵਸਾਇਆ ॥

جس انسان کو ست گرو مل جاتا ہے، اسے سچائی حاصل ہوتی ہے۔ سچا گرو ان کے دلوں میں سچائی بسا دیتا ہے۔

ਮੂਰਖ ਸਚੁ ਨ ਜਾਣਨ੍ਹੀ ਮਨਮੁਖੀ ਜਨਮੁ ਗਵਾਇਆ ॥

لیکن بے علم انسان حق کو نہیں جانتا جس روح کو ستگرو مل جاتا ہے، بے عقل ہونے کے نتیجے میں وہ اپنی پیدائش کو رائیگاں کر دیتا ہے۔

ਵਿਚਿ ਦੁਨੀਆ ਕਾਹੇ ਆਇਆ ॥੮॥

ایسے لوگ اس دنیا میں کیوں آئے ہیں؟

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਪੜਿ ਪੜਿ ਗਡੀ ਲਦੀਅਹਿ ਪੜਿ ਪੜਿ ਭਰੀਅਹਿ ਸਾਥ ॥

چاہے گاڑیاں لاد کر بھی کتابیں پڑھ لی جائیں، کتابوں کے تمام طبقات کا مطالعہ کر لیا جائے۔

ਪੜਿ ਪੜਿ ਬੇੜੀ ਪਾਈਐ ਪੜਿ ਪੜਿ ਗਡੀਅਹਿ ਖਾਤ ॥

چاہے پڑھ پڑھ کر کتابوں سے کشتی میں بھر لی جائے یا پڑھ پڑھ کر کھڈے بھر لیے جائیں۔

ਪੜੀਅਹਿ ਜੇਤੇ ਬਰਸ ਬਰਸ ਪੜੀਅਹਿ ਜੇਤੇ ਮਾਸ ॥

چاہے برسوں تک پڑھائی کی جائے، چاہیئے جتنے بھی مہینے پڑھے جائے۔

ਪੜੀਐ ਜੇਤੀ ਆਰਜਾ ਪੜੀਅਹਿ ਜੇਤੇ ਸਾਸ ॥

چاہے ساری عمر پڑھتے رہو، زندگی کی سانسیں باقی رہنے تک پڑھتے رہو۔

ਨਾਨਕ ਲੇਖੈ ਇਕ ਗਲ ਹੋਰੁ ਹਉਮੈ ਝਖਣਾ ਝਾਖ ॥੧॥

لیکن اے نانک! دربارِ حق میں ایک ہی بات منظور ہے، رب کا نام یاد رکھنا انسان کے اعمال نامے میں ہے، باقی سب کچھ کبر میں بکواس کرنا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਪੜਿਆ ॥ ਤੇਤਾ ਕੜਿਆ ॥

انسان جتنا زیادہ پڑھتا لکھتا ہے، اتنا ہی زیادہ وہ غم میں جلتا رہتا ہے۔

ਬਹੁ ਤੀਰਥ ਭਵਿਆ ॥ ਤੇਤੋ ਲਵਿਆ ॥

وہ جتنا زیادہ زیارت گاہوں پر گھومتا ہے، اتنا ہی بے مقصد بولتا ہے۔

ਬਹੁ ਭੇਖ ਕੀਆ ਦੇਹੀ ਦੁਖੁ ਦੀਆ ॥

آدمی جتنا زیادہ مذہبی لباس پہنتا ہے، اتنا ہی جسم کو غم زدہ کرتا ہے۔

ਸਹੁ ਵੇ ਜੀਆ ਅਪਣਾ ਕੀਆ ॥

اے انسان! اب تو اپنے اعمال کا مزہ چکھو۔

ਅੰਨੁ ਨ ਖਾਇਆ ਸਾਦੁ ਗਵਾਇਆ ॥

جو شخص کھانا نہیں کھاتا، وہ زندگی کا ذائقہ کھو دیتا ہے۔

ਬਹੁ ਦੁਖੁ ਪਾਇਆ ਦੂਜਾ ਭਾਇਆ ॥

بھید بھاؤ میں پڑ کر انسان بہت اداس ہوتا ہے۔

ਬਸਤ੍ਰ ਨ ਪਹਿਰੈ ॥ ਅਹਿਨਿਸਿ ਕਹਰੈ ॥

جو لباس نہیں پہنتا، وہ دن رات اداس رہتا ہے۔

ਮੋਨਿ ਵਿਗੂਤਾ ॥ ਕਿਉ ਜਾਗੈ ਗੁਰ ਬਿਨੁ ਸੂਤਾ ॥

خاموش رہنے سے انسان تباہ ہو جاتا ہے، گرو کے بغیر موہ مایا میں سویا ہوا کیسے جاگ سکتا ہے؟

ਪਗ ਉਪੇਤਾਣਾ ॥ ਅਪਣਾ ਕੀਆ ਕਮਾਣਾ ॥

جو شخص ننگے پاؤں چلتا ہے،" وہ اپنے اعمال کے پھل سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

ਅਲੁ ਮਲੁ ਖਾਈ ਸਿਰਿ ਛਾਈ ਪਾਈ ॥

وہ آدمی جو نہ کھانے والی گندگی کھاتا ہے اور سر پر راکھ ڈلواتا ہے،

ਮੂਰਖਿ ਅੰਧੈ ਪਤਿ ਗਵਾਈ ॥

وہ نادان نابینا اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے۔

ਵਿਣੁ ਨਾਵੈ ਕਿਛੁ ਥਾਇ ਨ ਪਾਈ ॥

سچے نام کے بغیر کوئی بھی چیز قبول نہیں ہوتی۔

ਰਹੈ ਬੇਬਾਣੀ ਮੜੀ ਮਸਾਣੀ ॥

وہ جنگلوں، قبرستان اور شمشان گھاٹ میں رہتا ہے۔

ਅੰਧੁ ਨ ਜਾਣੈ ਫਿਰਿ ਪਛੁਤਾਣੀ ॥

اندھا انسان رب کو نہیں جانتا اور پھر توبہ کرتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਭੇਟੇ ਸੋ ਸੁਖੁ ਪਾਏ ॥

جو ست گورو سے ملتا ہے، اسے خوشی ملتی ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਮੰਨਿ ਵਸਾਏ ॥

اور ہری کا نام وہ اپنے ذہن میں بسا لیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ਸੋ ਪਾਏ ॥

اے نانک! سب کچھ رب کے فضل و کرم سے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

ਆਸ ਅੰਦੇਸੇ ਤੇ ਨਿਹਕੇਵਲੁ ਹਉਮੈ ਸਬਦਿ ਜਲਾਏ ॥੨॥

امید اور فکر سے وہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور لفظ برہمن سے غرور کو جلا دیتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਭਗਤ ਤੇਰੈ ਮਨਿ ਭਾਵਦੇ ਦਰਿ ਸੋਹਨਿ ਕੀਰਤਿ ਗਾਵਦੇ ॥

اے رب ! تیرے من کو بھگت بہت پیارے لگتے ہیں، جو آپ کے دروازے پر بھجن کرتن گاتے ہوئے بہت خوبصورت لگتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਮਾ ਬਾਹਰੇ ਦਰਿ ਢੋਅ ਨ ਲਹਨ੍ਹੀ ਧਾਵਦੇ ॥

اے نانک! بدبختوں کو رب کے فضل کے بغیر اس کے دروازے پر پناہ نہیں ملتی اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

ਇਕਿ ਮੂਲੁ ਨ ਬੁਝਨਿ੍ ਆਪਣਾ ਅਣਹੋਦਾ ਆਪੁ ਗਣਾਇਦੇ ॥

کچھ لوگ اپنی اصل (رب) کو نہیں پہچانتے اور غیر ضروری طور پر اپنا کبر ظاہر کرتے ہیں۔

ਹਉ ਢਾਢੀ ਕਾ ਨੀਚ ਜਾਤਿ ਹੋਰਿ ਉਤਮ ਜਾਤਿ ਸਦਾਇਦੇ ॥

میں نچلی ذاتی کا چھوٹی ڈاڑھی ہو، باقی خود کو سب سے اچھی ذات کے کہلواتے ہیں۔

ਤਿਨ੍ ਮੰਗਾ ਜਿ ਤੁਝੈ ਧਿਆਇਦੇ ॥੯॥

اے رب! میں ان کی صحبت مانگتا ہوں، جو تجھ پر غور کرتے ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਕੂੜੁ ਰਾਜਾ ਕੂੜੁ ਪਰਜਾ ਕੂੜੁ ਸਭੁ ਸੰਸਾਰੁ ॥

بادشاہ جھوٹ ہے، عوام جھوٹ ہے، ساری دنیا ہی جھوٹ ہے،

ਕੂੜੁ ਮੰਡਪ ਕੂੜੁ ਮਾੜੀ ਕੂੜੁ ਬੈਸਣਹਾਰੁ ॥

بادشاہوں کے چبوترے اور محلات جھوٹ اور فریب ہیں،

ਕੂੜੁ ਸੁਇਨਾ ਕੂੜੁ ਰੁਪਾ ਕੂੜੁ ਪੈਨ੍ਣਹਾਰੁ ॥

سونا چاندی جھوٹا ہے اور اسے پہننے والا دھوکے باز ہی ہے۔

ਕੂੜੁ ਕਾਇਆ ਕੂੜੁ ਕਪੜੁ ਕੂੜੁ ਰੂਪੁ ਅਪਾਰੁ ॥

یہ جسم، لباس اور بے پناہ شکل سب جھوٹ ہے۔

ਕੂੜੁ ਮੀਆ ਕੂੜੁ ਬੀਬੀ ਖਪਿ ਹੋਏ ਖਾਰੁ ॥

میاں بیوی جھوٹ کی شکلیں ہی ہیں؛ کیونکہ دونوں شہوت میں پھنس کر خراب ہو جاتے ہیں۔

ਕੂੜਿ ਕੂੜੈ ਨੇਹੁ ਲਗਾ ਵਿਸਰਿਆ ਕਰਤਾਰੁ ॥

جھوٹا انسان جھوٹ کو پسند کرتا ہے اور خالق رب کو بھول جاتا ہے۔

ਕਿਸੁ ਨਾਲਿ ਕੀਚੈ ਦੋਸਤੀ ਸਭੁ ਜਗੁ ਚਲਣਹਾਰੁ ॥

میں کس کے ساتھ دوستی کروں؟ کیونکہ یہ دنیا فانی ہے۔

ਕੂੜੁ ਮਿਠਾ ਕੂੜੁ ਮਾਖਿਉ ਕੂੜੁ ਡੋਬੇ ਪੂਰੁ ॥

جھوٹ میٹھا گڑ ہے، جھوٹ میٹھا شہد ہے، جھوٹ ہی گروہ در گروہ زندہ انسانوں کو جہنم میں ڈبو رہا ہے۔

ਨਾਨਕੁ ਵਖਾਣੈ ਬੇਨਤੀ ਤੁਧੁ ਬਾਝੁ ਕੂੜੋ ਕੂੜੁ ॥੧॥

نانک رب کے حضور دعا کرتا ہوا کہتا ہے، اے اعلی ترین صادق! تیرے بغیر یہ ساری دنیا جھوٹی ہی ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਸਚੁ ਤਾ ਪਰੁ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਰਿਦੈ ਸਚਾ ਹੋਇ ॥

سچ تو تب ہی معلوم ہوتا ہے، اگر سچائی انسان کے دل میں ہو۔

ਕੂੜ ਕੀ ਮਲੁ ਉਤਰੈ ਤਨੁ ਕਰੇ ਹਛਾ ਧੋਇ ॥

اس کے جھوٹ کی گندگی دور ہو جاتی ہے اور وہ اپنے جسم کو پاک کر لیتا ہے۔

ਸਚੁ ਤਾ ਪਰੁ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਸਚਿ ਧਰੇ ਪਿਆਰੁ ॥

سچ تبھی معلوم ہوتا ہے، اگر انسان سچے (رب) سے محبت کرے۔

ਨਾਉ ਸੁਣਿ ਮਨੁ ਰਹਸੀਐ ਤਾ ਪਾਏ ਮੋਖ ਦੁਆਰੁ ॥

جب رب کا نام سن کر دل خوش ہو جاتا ہے، تو انسان نجات کا دروازہ حاصل کر لیتا ہے۔

ਸਚੁ ਤਾ ਪਰੁ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਜੁਗਤਿ ਜਾਣੈ ਜੀਉ ॥

حقیقت کا ادراک اسی صورت میں ہوتا ہے، جب انسان خدا سے ملاقات کا طریقہ سمجھ لیتا ہے۔

ਧਰਤਿ ਕਾਇਆ ਸਾਧਿ ਕੈ ਵਿਚਿ ਦੇਇ ਕਰਤਾ ਬੀਉ ॥

جسم نما زمین کو سنوار کر وہ اس میں کرنے والے کے رب کے نام کا بیج بوتا ہے۔

ਸਚੁ ਤਾ ਪਰੁ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਸਿਖ ਸਚੀ ਲੇਇ ॥

سچائی تب ہی جانی جا سکتی ہے، جب وہ سچی تعلیم حاصل کرتا ہے۔

ਦਇਆ ਜਾਣੈ ਜੀਅ ਕੀ ਕਿਛੁ ਪੁੰਨੁ ਦਾਨੁ ਕਰੇਇ ॥

وہ انسانوں پر رحم کرتا ہے اور اپنی استطاعت کے مطابق خیرات کرتا ہے۔

ਸਚੁ ਤਾਂ ਪਰੁ ਜਾਣੀਐ ਜਾ ਆਤਮ ਤੀਰਥਿ ਕਰੇ ਨਿਵਾਸੁ ॥

سچائی کو تب ہی جانا جا سکتا ہے، جب وہ اپنی روح کی زیارت گاہ میں سکونت کرواتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੂ ਨੋ ਪੁਛਿ ਕੈ ਬਹਿ ਰਹੈ ਕਰੇ ਨਿਵਾਸੁ ॥

وہ ست گرو سے پوچھ کر، تعلیمات حاصل کر کے بیٹھتا اور سکونت حاصل کرتا ہے۔

ਸਚੁ ਸਭਨਾ ਹੋਇ ਦਾਰੂ ਪਾਪ ਕਢੈ ਧੋਇ ॥

سچائی سب کے لیے دوا ہے، یہ گناہ کو مٹا کر باہر نکال دیتی ہے۔

ਨਾਨਕੁ ਵਖਾਣੈ ਬੇਨਤੀ ਜਿਨ ਸਚੁ ਪਲੈ ਹੋਇ ॥੨॥

نانک ان لوگوں سے اپیل کرتا ہے جن کے دامن میں سچائی موجود ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਦਾਨੁ ਮਹਿੰਡਾ ਤਲੀ ਖਾਕੁ ਜੇ ਮਿਲੈ ਤ ਮਸਤਕਿ ਲਾਈਐ ॥

میرا ذہن سنتوں کے قدموں کی خاک کا صدقہ مانگتا ہے، اگر یہ مل جائے، تو میں اسے اپنے سر پر لگاؤں۔

ਕੂੜਾ ਲਾਲਚੁ ਛਡੀਐ ਹੋਇ ਇਕ ਮਨਿ ਅਲਖੁ ਧਿਆਈਐ ॥

جھوٹی لالچ چھوڑ کر، ہمیں ایک دل ہو کر واہے گرو کا دھیان کرنا چاہیے۔

ਫਲੁ ਤੇਵੇਹੋ ਪਾਈਐ ਜੇਵੇਹੀ ਕਾਰ ਕਮਾਈਐ ॥

ہم جیسا عمل کرتے ہیں، ویسا ہی پھل ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

ਜੇ ਹੋਵੈ ਪੂਰਬਿ ਲਿਖਿਆ ਤਾ ਧੂੜਿ ਤਿਨ੍ਹਾ ਦੀ ਪਾਈਐ ॥

اگر شروع سے ایسے عمل لکھا ہو تو انسان کو سنتوں کے قدموں کی خاک مل جاتی ہے۔

ਮਤਿ ਥੋੜੀ ਸੇਵ ਗਵਾਈਐ ॥੧੦॥

ہم اپنی کم عقلی کے نتیجے میں خدمت کا پھل کھو دیتے ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਸਚਿ ਕਾਲੁ ਕੂੜੁ ਵਰਤਿਆ ਕਲਿ ਕਾਲਖ ਬੇਤਾਲ ॥

اب سچائی کا قحط پڑا ہے یعنی سچ ناپید ہو گیا ہے اور جھوٹ کا پھیلاؤ ہے، اس کلیوگ کی کاجل نے لوگوں کو شیطان بنا دیا ہے۔

ਬੀਉ ਬੀਜਿ ਪਤਿ ਲੈ ਗਏ ਅਬ ਕਿਉ ਉਗਵੈ ਦਾਲਿ ॥

جنہوں نے رب کے نام کا بیج بویا تھا، وہ شہرت سے (دنیا سے) چلے گئے ہیں؛ لیکن اب ٹوٹا ہوا (نام کا) بیج کیسے پھوٹ سکتا ہے؟

ਜੇ ਇਕੁ ਹੋਇ ਤ ਉਗਵੈ ਰੁਤੀ ਹੂ ਰੁਤਿ ਹੋਇ ॥

اگر بیج مکمل ہو اور موسم بھی خوش گوار ہو، تو یہ اُگ سکتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪਾਹੈ ਬਾਹਰਾ ਕੋਰੈ ਰੰਗੁ ਨ ਸੋਇ ॥

اے نانک! اگر لاگ کا استعمال نہ کیا جائے، تو نئے کپڑے کو رنگا نہیں جا سکتا۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਖੁੰਬਿ ਚੜਾਈਐ ਸਰਮੁ ਪਾਹੁ ਤਨਿ ਹੋਇ ॥

اگر جسم پر شرم لگادی جائے، تو یہ رب کے خوف سے گناہوں کو دھو کر روشن ہو جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤੀ ਜੇ ਰਪੈ ਕੂੜੈ ਸੋਇ ਨ ਕੋਇ ॥੧॥

اے نانک! اگر انسان رب کی خدمت سے رنگ جائے تو جھوٹ اسے چھو بھی نہیں سکتا۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਲਬੁ ਪਾਪੁ ਦੁਇ ਰਾਜਾ ਮਹਤਾ ਕੂੜੁ ਹੋਆ ਸਿਕਦਾਰੁ ॥

لالچ اور گناہ دونوں بادشاہ اور وزیر ہیں اور جھوٹ چودھری بنا بیٹھا ہے۔

ਕਾਮੁ ਨੇਬੁ ਸਦਿ ਪੁਛੀਐ ਬਹਿ ਬਹਿ ਕਰੇ ਬੀਚਾਰੁ ॥

لوگ بیٹھ کر بُرے داؤپیچ سیکھتے ہیں۔

ਅੰਧੀ ਰਯਤਿ ਗਿਆਨ ਵਿਹੂਣੀ ਭਾਹਿ ਭਰੇ ਮੁਰਦਾਰੁ ॥

نابینا لوگ علم سے محروم ہیں اور خاموشی سے مرنے والوں کی طرح ظلم سہتے ہیں۔

ਗਿਆਨੀ ਨਚਹਿ ਵਾਜੇ ਵਾਵਹਿ ਰੂਪ ਕਰਹਿ ਸੀਗਾਰੁ ॥

عقل مند رقص کرتے ہیں، ساز بجاتے ہیں اور خود کو مختلف شکلوں میں سجاتے ہیں۔

ਊਚੇ ਕੂਕਹਿ ਵਾਦਾ ਗਾਵਹਿ ਜੋਧਾ ਕਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥

وہ اونچی آواز میں پکارتے ہیں اور جنگی اشعار اور جنگجوؤں کی بہادری کی کہانیاں گاتے ہیں۔

ਮੂਰਖ ਪੰਡਿਤ ਹਿਕਮਤਿ ਹੁਜਤਿ ਸੰਜੈ ਕਰਹਿ ਪਿਆਰੁ ॥

بے وقوف پندت اپنی ہوشیاری اور چرب زبانی سے پیسہ اکٹھا کرتا ہے، اسے صرف پیسے سے پیار ہے۔

ਧਰਮੀ ਧਰਮੁ ਕਰਹਿ ਗਾਵਾਵਹਿ ਮੰਗਹਿ ਮੋਖ ਦੁਆਰੁ ॥

مذہبی لوگ مذہب کا کام کرتے ہیں اور نجات کی التجا کرتے ہیں۔

ਜਤੀ ਸਦਾਵਹਿ ਜੁਗਤਿ ਨ ਜਾਣਹਿ ਛਡਿ ਬਹਹਿ ਘਰ ਬਾਰੁ ॥

لیکن وہ اس کے اثر سے محروم ہوجاتے ہیں؛ کیونکہ خود غرضی سے وہ یتی نامی زندگی کی حکمت عملی کو نہیں سمجھتے اور بلافائدہ ہی گھر بار چھوڑ دیتے ہیں۔

ਸਭੁ ਕੋ ਪੂਰਾ ਆਪੇ ਹੋਵੈ ਘਟਿ ਨ ਕੋਈ ਆਖੈ ॥

ہر کوئی اپنے آپ کو مکمل خدمت کرنے والے ثابت کرتے ہیں، کوئی اپنے آپ کو کم نہیں سمجھتا۔

ਪਤਿ ਪਰਵਾਣਾ ਪਿਛੈ ਪਾਈਐ ਤਾ ਨਾਨਕ ਤੋਲਿਆ ਜਾਪੈ ॥੨॥

اے نانک! اگر عزت کا ترازو پچھلے پلڑے میں ڈال دیا جائے، تو ہی انسان اچھا لگتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਵਦੀ ਸੁ ਵਜਗਿ ਨਾਨਕਾ ਸਚਾ ਵੇਖੈ ਸੋਇ ॥

اے نانک! برائی اچھی طرح سے بے نقاب ہوجاتی ہے؛ کیونکہ وہ سچا رب سب کچھ دیکھتا ہے۔

ਸਭਨੀ ਛਾਲਾ ਮਾਰੀਆ ਕਰਤਾ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਇ ॥

ہر کسی نے دنیا میں آگے بڑھنے کے لیے چھلانگ لگائی ہ؛ لیکن دنیا کا خالق جو کچھ کرتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਅਗੈ ਜਾਤਿ ਨ ਜੋਰੁ ਹੈ ਅਗੈ ਜੀਉ ਨਵੇ ॥

آخرت میں ذات اور طاقت کی کوئی قدر نہیں؛ کیونکہ وہاں انسان نئے ہوتے ہیں۔

ਜਿਨ ਕੀ ਲੇਖੈ ਪਤਿ ਪਵੈ ਚੰਗੇ ਸੇਈ ਕੇਇ ॥੩॥

جنہیں اعمال کے حساب پر عزت حاصل ہوتی ہے، وہی نیک کہے جا سکتے ہیں۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਧੁਰਿ ਕਰਮੁ ਜਿਨਾ ਕਉ ਤੁਧੁ ਪਾਇਆ ਤਾ ਤਿਨੀ ਖਸਮੁ ਧਿਆਇਆ ॥

اے خالق! تو نے شروع سے ہی جن لوگوں کے لیے نیک بختی لکھی ہے، تو ہی انہوں نے اپنے رب کو یاد کیا ہے۔

ਏਨਾ ਜੰਤਾ ਕੈ ਵਸਿ ਕਿਛੁ ਨਾਹੀ ਤੁਧੁ ਵੇਕੀ ਜਗਤੁ ਉਪਾਇਆ ॥

ان انسانوں کے اختیار میں کچھ بھی نہیں، یہ مختلف قسم کی دنیا تو نے ہی بنائی ہے۔

ਇਕਨਾ ਨੋ ਤੂੰ ਮੇਲਿ ਲੈਹਿ ਇਕਿ ਆਪਹੁ ਤੁਧੁ ਖੁਆਇਆ ॥

اے رب! کچھ انسانوں کو تو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے اور کچھ انسانوں کو خود ہی سے دور رکھ کر خوار کرتا رہتا ہے۔

ਗੁਰ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਜਾਣਿਆ ਜਿਥੈ ਤੁਧੁ ਆਪੁ ਬੁਝਾਇਆ ॥

جہاں تو نے خود ہی کسی کو اپنی سمجھ عطا کی ہے، گرو کی مہربانی سے اس نے ہی تجھے جانا ہے۔

ਸਹਜੇ ਹੀ ਸਚਿ ਸਮਾਇਆ ॥੧੧॥

اور وہ آسانی سے سچائی میں سما گیا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਦੁਖੁ ਦਾਰੂ ਸੁਖੁ ਰੋਗੁ ਭਇਆ ਜਾ ਸੁਖੁ ਤਾਮਿ ਨ ਹੋਈ ॥

غم دوا ہے اور خوشی بیماری ہے؛ کیونکہ جب خوشی مل جاتی ہے، تو انسان کو رب بالکل یاد نہیں ہوتا۔

ਤੂੰ ਕਰਤਾ ਕਰਣਾ ਮੈ ਨਾਹੀ ਜਾ ਹਉ ਕਰੀ ਨ ਹੋਈ ॥੧॥

اے رب! تو کائنات کا خالق ہے، میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اگر میں کچھ کرنے کی کوشش بھی کروں، تو بھی کچھ نہیں ہوتا۔

ਬਲਿਹਾਰੀ ਕੁਦਰਤਿ ਵਸਿਆ ॥

اے خالق کائنات! میں تجھ پر قربان جاتا ہوں، تو اپنی قدرت میں داخل ہو رہا ہے۔

ਤੇਰਾ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਈ ਲਖਿਆ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

اور تیرا انجام نہیں پایا جا سکتا۔

ਜਾਤਿ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਜੋਤਿ ਮਹਿ ਜਾਤਾ ਅਕਲ ਕਲਾ ਭਰਪੂਰਿ ਰਹਿਆ ॥

اے رب! تیرا نور جانداروں میں موجود ہے اور جاندار تیرے نور میں موجود ہیں۔ اے کامل الاکمل! تو ہمہ گیر ہے۔ تو سچا مالک ہے۔

ਤੂੰ ਸਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਿਫਤਿ ਸੁਆਲ੍ਹਿਉ ਜਿਨਿ ਕੀਤੀ ਸੋ ਪਾਰਿ ਪਇਆ ॥

تیری شان بہت خوب صورت ہے، جو تیری تعریف کرتا ہے، وہ بحرِ دنیا سے گزر جاتا ہے۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕੀਆ ਬਾਤਾ ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਰਣਾ ਸੁ ਕਰਿ ਰਹਿਆ ॥੨॥

اے نانک! یہ سب خالق کائنات کا کھیل ہے، جو کچھ رب نے کرنا ہے، اسے وہ کیے جا رہا ہے۔

ਮਃ ੨ ॥

محلہ

ਜੋਗ ਸਬਦੰ ਗਿਆਨ ਸਬਦੰ ਬੇਦ ਸਬਦੰ ਬ੍ਰਾਹਮਣਹ ॥

یوگیوں کا دھرم علم حاصل کرنا ہے اور برہمن کا دھرم ویدوں کا مطالعہ کرنا ہے۔

ਖਤ੍ਰੀ ਸਬਦੰ ਸੂਰ ਸਬਦੰ ਸੂਦ੍ਰ ਸਬਦੰ ਪਰਾ ਕ੍ਰਿਤਹ ॥

چھتریوں کا دھرم بہادری کے کام کرنا ہے اور شودروں کا دھرم دوسروں کی خدمت کرنا ہے۔

ਸਰਬ ਸਬਦੰ ਏਕ ਸਬਦੰ ਜੇ ਕੋ ਜਾਣੈ ਭੇਉ ॥ ਨਾਨਕੁ ਤਾ ਕਾ ਦਾਸੁ ਹੈ ਸੋਈ ਨਿਰੰਜਨ ਦੇਉ ॥੩॥

لیکن سب کا مذہب ایک رب کو یاد کرنا ہے، اگر کوئی اس راز کو جانتا ہے، تو نانک اس کا بندہ ہے اور وہ شخص خود نرنجن رب ہے۔

ਮਃ ੨ ॥

محلہ

ਏਕ ਕ੍ਰਿਸਨੰ ਸਰਬ ਦੇਵਾ ਦੇਵ ਦੇਵਾ ਤ ਆਤਮਾ ॥

ایک کرشن ہی تمام دیوتاؤں کا رب ہے۔ وہ ان دیوتاؤں برہما، وشنو اور شیو سب کی بھی روح ہے۔

ਆਤਮਾ ਬਾਸੁਦੇਵਸ੍ਹਿ ਜੇ ਕੋ ਜਾਣੈ ਭੇਉ ॥ ਨਾਨਕੁ ਤਾ ਕਾ ਦਾਸੁ ਹੈ ਸੋਈ ਨਿਰੰਜਨ ਦੇਉ ॥੪॥

تمام جان داروں میں بسنے والا واسودیو خود ہی ان کی روح ہے، اگر کوئی اس راز کو سمجھتا ہے، تو نانک اس کا بندہ ہے، وہ خود نرنجن رب ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਕੁੰਭੇ ਬਧਾ ਜਲੁ ਰਹੈ ਜਲ ਬਿਨੁ ਕੁੰਭੁ ਨ ਹੋਇ ॥

جس طرح گھڑے میں بندھا ہوا پانی ٹکا رہتا ہے، اسی طرح پانی کے بغیر گھڑا بھی نہیں بن سکتا۔

ਗਿਆਨ ਕਾ ਬਧਾ ਮਨੁ ਰਹੈ ਗੁਰ ਬਿਨੁ ਗਿਆਨੁ ਨ ਹੋਇ ॥੫॥

اسی طرح (گرو کے) زیر کنٹرول کیا ہوا دماغ ٹکا رہتا ہے، لیکن گرو کے بغیر علم نہیں ہوتا۔

ਪਉੜੀ ॥

پؤڑی

ਪੜਿਆ ਹੋਵੈ ਗੁਨਹਗਾਰੁ ਤਾ ਓਮੀ ਸਾਧੁ ਨ ਮਾਰੀਐ ॥

اگر پڑھا لکھا صاحبِ علم انسان گنہ گار ہو تو بے علم انسان کو ڈرنا نہیں چاہیے؛ کیونکہ نیک ہونے کی وجہ سے اس بے علم کو سزا نہیں ملتی۔

ਜੇਹਾ ਘਾਲੇ ਘਾਲਣਾ ਤੇਵੇਹੋ ਨਾਉ ਪਚਾਰੀਐ ॥

انسان جیسا عمل کرتا ہے، اسی طرح اس کا نام دنیا میں گونجتا ہے۔

ਐਸੀ ਕਲਾ ਨ ਖੇਡੀਐ ਜਿਤੁ ਦਰਗਹ ਗਇਆ ਹਾਰੀਐ ॥

ہمیں زندگی کا ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہیے، جس کا نتیجہ رب کے دربار میں پہنچ کر ہمیں ہارنا پڑے۔

ਪੜਿਆ ਅਤੈ ਓਮੀਆ ਵੀਚਾਰੁ ਅਗੈ ਵੀਚਾਰੀਐ ॥

اہلِ علم اور بے علم کے اعمال کا حساب آخرت میں ہوگا۔

ਮੁਹਿ ਚਲੈ ਸੁ ਅਗੈ ਮਾਰੀਐ ॥੧੨॥

خود غرض انسان کو آخرت میں اپنے اعمال کی سزا ضرور ملتی ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਨਾਨਕ ਮੇਰੁ ਸਰੀਰ ਕਾ ਇਕੁ ਰਥੁ ਇਕੁ ਰਥਵਾਹੁ ॥

اے نانک! چوراسی لاکھ پیدائشوں میں کوہِ سمیرو جیسا انسانی جسم سب سے اوپر ہے۔ اس جسم کا ایک گاڑی اور ایک گاڑی چلانے والا ہے۔

ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਫੇਰਿ ਵਟਾਈਅਹਿ ਗਿਆਨੀ ਬੁਝਹਿ ਤਾਹਿ ॥

عمر در عمر یہ بدلتے رہتے ہیں اور عقل مند انسان ہی اس فرق کو سمجھتے ہیں۔

ਸਤਜੁਗਿ ਰਥੁ ਸੰਤੋਖ ਕਾ ਧਰਮੁ ਅਗੈ ਰਥਵਾਹੁ ॥

ستیوگ میں انسانی جسم کی گاڑی صبر و قناعت کی تھی اور مذہب چلانے والا تھا۔

ਤ੍ਰੇਤੈ ਰਥੁ ਜਤੈ ਕਾ ਜੋਰੁ ਅਗੈ ਰਥਵਾਹੁ ॥

تریتایوگ میں، رتھ (انسانی جسم کی) گاڑی سچائی کے مذہب کا تھا اور بہادری اسے چلانے والا تھی۔

ਦੁਆਪੁਰਿ ਰਥੁ ਤਪੈ ਕਾ ਸਤੁ ਅਗੈ ਰਥਵਾਹੁ ॥

دواپریوگ میں (انسانی جسم کی) گاڑی مراقبہ کا تھا اور سچائی چلانے والی تھی۔

ਕਲਜੁਗਿ ਰਥੁ ਅਗਨਿ ਕਾ ਕੂੜੁ ਅਗੈ ਰਥਵਾਹੁ ॥੧॥

کلیوگ میں (انسانی جسم کی) گاڑی تڑپ کی صورت میں آگ کا رتھ ہے اور جھوٹ اس کا چلانے والا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਸਾਮ ਕਹੈ ਸੇਤੰਬਰੁ ਸੁਆਮੀ ਸਚ ਮਹਿ ਆਛੈ ਸਾਚਿ ਰਹੇ ॥ ਸਭੁ ਕੋ ਸਚਿ ਸਮਾਵੈ ॥

سام وید کہتا ہے کہ دنیا کا رب سفید لباس والا ہے۔ ستیوگ میں، ہر انسان سچ کو چاہتا تھا، سچ میں بھٹکتا تھا اور سچ میں ہی ضم ہوجاتا تھا۔

ਰਿਗੁ ਕਹੈ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰਿ ॥ ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਦੇਵਾ ਮਹਿ ਸੂਰੁ ॥

رگ وید کہتا ہے کہ بھگوان ہمہ گیر ہے اور تمام دیوتاؤں میں سب سے بہتر بھگوان رام کا نام ہے۔

ਨਾਇ ਲਇਐ ਪਰਾਛਤ ਜਾਹਿ ॥ ਨਾਨਕ ਤਉ ਮੋਖੰਤਰੁ ਪਾਹਿ ॥

رام نام پڑھنے سے کفارہ ہوجاتا ہے یعنی گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اے نانک! رام نام لینے سے ہی انسان نجات حاصل کرلیتا ہے۔

ਜੁਜ ਮਹਿ ਜੋਰਿ ਛਲੀ ਚੰਦ੍ਰਾਵਲਿ ਕਾਨ੍ ਕ੍ਰਿਸਨੁ ਜਾਦਮੁ ਭਇਆ ॥

یجروید کے وقت (دواپر میں)، یادو خاندان کے کرشن کنہیا ہوئے، جنہوں نے اپنی بہادری سے چندراولی کو دھوکہ دیا تھا۔

ਪਾਰਜਾਤੁ ਗੋਪੀ ਲੈ ਆਇਆ ਬਿੰਦ੍ਰਾਬਨ ਮਹਿ ਰੰਗੁ ਕੀਆ ॥

شری کرشنا اپنے گوپی (ستی بھاما) کے لیے اندرا کے باغ سے پاریجات (کلپاورکش) لے آئے تھے اور ورنداون میں تعریف کی اور لطف اندوز ہوئے۔

ਕਲਿ ਮਹਿ ਬੇਦੁ ਅਥਰਬਣੁ ਹੂਆ ਨਾਉ ਖੁਦਾਈ ਅਲਹੁ ਭਇਆ ॥

اتھر وید کلیوگ میں مشہور ہوا اور اس کے مطابق رب کا نام 'اللہ' اور 'خدا' مشہور ہوگیا۔

ਨੀਲ ਬਸਤ੍ਰ ਲੇ ਕਪੜੇ ਪਹਿਰੇ ਤੁਰਕ ਪਠਾਣੀ ਅਮਲੁ ਕੀਆ ॥

لوگوں نے نیلے رنگ کے کپڑے پہنے اور ترکوں اور مغلوں کی حکومت ہو گئی۔

ਚਾਰੇ ਵੇਦ ਹੋਏ ਸਚਿਆਰ ॥

اس طرح چاروں ویدوں - سام وید، رگ وید، یجر وید، اتھرو وید کو سچ کہا گیا۔

ਪੜਹਿ ਗੁਣਹਿ ਤਿਨ੍ ਚਾਰ ਵੀਚਾਰ ॥

ان کو پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے انسان ان میں چار اصول حاصل کرتا ہے۔

ਭਾਉ ਭਗਤਿ ਕਰਿ ਨੀਚੁ ਸਦਾਏ ॥ ਤਉ ਨਾਨਕ ਮੋਖੰਤਰੁ ਪਾਏ ॥੨॥

اے نانک! اگر انسان رب کی عبادت کر کے اپنے آپ کو مہذب کہلوائے، تو ہی نجات حاصل کرتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਸਤਿਗੁਰ ਵਿਟਹੁ ਵਾਰਿਆ ਜਿਤੁ ਮਿਲਿਐ ਖਸਮੁ ਸਮਾਲਿਆ ॥

میں اپنے ست گرو پر قربان جاتا ہوں، جن کے ملنے سے رب کا ذکر کیا ہے۔

ਜਿਨਿ ਕਰਿ ਉਪਦੇਸੁ ਗਿਆਨ ਅੰਜਨੁ ਦੀਆ ਇਨ੍ਹੀ ਨੇਤ੍ਰੀ ਜਗਤੁ ਨਿਹਾਲਿਆ ॥

جس نے مجھے تعلیم دے کر علم کا سرمہ دیا ہے اور ان آنکھوں سے میں نے دنیا کی حقیقت دیکھ لیا ہے۔

ਖਸਮੁ ਛੋਡਿ ਦੂਜੈ ਲਗੇ ਡੁਬੇ ਸੇ ਵਣਜਾਰਿਆ ॥

جو سوداگر (مخلوق) اپنے مالک شوہر کو چھوڑ کر توحید کی مخالفت میں بتلا ہو گئے، وہ ڈوب گئے ہیں۔

ਸਤਿਗੁਰੂ ਹੈ ਬੋਹਿਥਾ ਵਿਰਲੈ ਕਿਨੈ ਵੀਚਾਰਿਆ ॥

ست گرو دنیا کے سمندر کو پار کروانے والا ایک جہاز ہے، کچھ نایاب آدمی ہی اس کا تجربہ کرتے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਪਾਰਿ ਉਤਾਰਿਆ ॥੧੩॥

اپنے فضل سے وہ انہیں کائنات کے سمندر سے پار کر دیتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਸਿੰਮਲ ਰੁਖੁ ਸਰਾਇਰਾ ਅਤਿ ਦੀਰਘ ਅਤਿ ਮੁਚੁ ॥

سیمل کا درخت بہت سیدھا، بہت لمبا اور بہت موٹا ہوتا ہے۔

ਓਇ ਜਿ ਆਵਹਿ ਆਸ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ਨਿਰਾਸੇ ਕਿਤੁ ॥

بہت سے پرندے اس کے پھل کھانے کی امید میں اس کے قریب آتے ہیں؛ لیکن مایوس ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ਫਲ ਫਿਕੇ ਫੁਲ ਬਕਬਕੇ ਕੰਮਿ ਨ ਆਵਹਿ ਪਤ ॥

چونکہ اس کے پھل بہت پھیکے، پھول چپچپاتے اور پتے کسی کام کے نہیں ہوتے۔

ਮਿਠਤੁ ਨੀਵੀ ਨਾਨਕਾ ਗੁਣ ਚੰਗਿਆਈਆ ਤਤੁ ॥

اے نانک! عاجزی بہت میٹھی ہوتی ہے اور یہ تمام خوبیوں اور نیکیوں کا نچوڑ ہے، یعنی یہ بہترین خوبی ہے۔

ਸਭੁ ਕੋ ਨਿਵੈ ਆਪ ਕਉ ਪਰ ਕਉ ਨਿਵੈ ਨ ਕੋਇ ॥

ہر ایک انسان اپنے مطلب کے لیے جھکتا ہے؛ لیکن دوسروں کی بھلائی کے لیے کوئی نہیں جھکتا۔

ਧਰਿ ਤਾਰਾਜੂ ਤੋਲੀਐ ਨਿਵੈ ਸੁ ਗਉਰਾ ਹੋਇ ॥

اگر کوئی چیز ترازو پر رکھ کر تولا جائے، تو ترازو کا جو پلڑا جھکتا ہے، وہی بھاری ہوتا ہے۔

ਅਪਰਾਧੀ ਦੂਣਾ ਨਿਵੈ ਜੋ ਹੰਤਾ ਮਿਰਗਾਹਿ ॥

ہرن کے شکاری کی طرح مجرم دوگنا جھکتا ہے؛ لیکن

ਸੀਸਿ ਨਿਵਾਇਐ ਕਿਆ ਥੀਐ ਜਾ ਰਿਦੈ ਕੁਸੁਧੇ ਜਾਹਿ ॥੧॥

سر جھکانے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے، جب انسان دل سے ہی میلا ہو جاتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਪੜਿ ਪੁਸਤਕ ਸੰਧਿਆ ਬਾਦੰ ॥

پنڈت (وید وغیرہ مذہبی کتابیں) پڑھتا ہے، شام بخیر اور بحث کرتا ہے۔

ਸਿਲ ਪੂਜਸਿ ਬਗੁਲ ਸਮਾਧੰ ॥

وہ پتھروں کی عبادت کرتا ہے اور بگلوں کی طرح مراقبے کی اعلیٰ حالت میں رہتا ہے۔

ਮੁਖਿ ਝੂਠ ਬਿਭੂਖਣ ਸਾਰੰ ॥

وہ اپنے منہ سے جھوٹ بولتا ہے اور خوب صورت زیورات کی طرح دکھاتا ہے۔

ਤ੍ਰੈਪਾਲ ਤਿਹਾਲ ਬਿਚਾਰੰ ॥

وہ دن میں تین بار گایتری منتر کا ورد کرتا ہے۔

ਗਲਿ ਮਾਲਾ ਤਿਲਕੁ ਲਿਲਾਟੰ ॥

گلے میں مالا اور ماتھے پر تلک لگاتا ہے۔

ਦੁਇ ਧੋਤੀ ਬਸਤ੍ਰ ਕਪਾਟੰ ॥

دوہری دھوتی پہنتا اور سر پر کپڑا بھی رکھتا ہے۔

ਜੇ ਜਾਣਸਿ ਬ੍ਰਹਮੰ ਕਰਮੰ ॥

لیکن اگر یہ پنڈت برہما کا کام جانتا ہو تو

ਸਭਿ ਫੋਕਟ ਨਿਸਚਉ ਕਰਮੰ ॥

اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تمام متعینہ اعمال فضول دکھاوا ہیں۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਨਿਹਚਉ ਧਿਆਵੈ ॥

اے نانک! ایمان رکھنے کے ساتھ رب کا دھیان کرنا چاہیے۔

ਵਿਣੁ ਸਤਿਗੁਰ ਵਾਟ ਨ ਪਾਵੈ ॥੨॥

ست گرو کی رہنمائی کے بغیر نام ذکر کرنے کا راستہ نہیں ملتا۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਕਪੜੁ ਰੂਪੁ ਸੁਹਾਵਣਾ ਛਡਿ ਦੁਨੀਆ ਅੰਦਰਿ ਜਾਵਣਾ ॥

اس جسم نما خوب صورت لباس اور حسن کو اس دنیا میں ہی چھوڑکر انسان نے جانا ہے۔

ਮੰਦਾ ਚੰਗਾ ਆਪਣਾ ਆਪੇ ਹੀ ਕੀਤਾ ਪਾਵਣਾ ॥

انسان نے اپنے اچھے برے اعمال کا پھل بھوگنا ہے۔

ਹੁਕਮ ਕੀਏ ਮਨਿ ਭਾਵਦੇ ਰਾਹਿ ਭੀੜੈ ਅਗੈ ਜਾਵਣਾ ॥

انسان دنیا میں چاہے من لبھانے حکم جاری کرتا رہے؛ لیکن آخرت میں اسے کٹھن راستے سے گزرنا ہوگا۔

ਨੰਗਾ ਦੋਜਕਿ ਚਾਲਿਆ ਤਾ ਦਿਸੈ ਖਰਾ ਡਰਾਵਣਾ ॥

جب وہ ننگا ہو کر جہنم میں جاتا ہے، تو وہ واقعی ہی بڑا خوفناک لگتا ہے۔

ਕਰਿ ਅਉਗਣ ਪਛੋਤਾਵਣਾ ॥੧੪॥

وہ اپنے گناہوں پر توبہ کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਦਇਆ ਕਪਾਹ ਸੰਤੋਖੁ ਸੂਤੁ ਜਤੁ ਗੰਢੀ ਸਤੁ ਵਟੁ ॥

اے پنڈت! احسان کی روئی ہو، قناعت کا دھاگہ ہو، نیکی کی گرہ ہو اور سچائی سے مضبوط ہو،

ਏਹੁ ਜਨੇਊ ਜੀਅ ਕਾ ਹਈ ਤ ਪਾਡੇ ਘਤੁ ॥

یہی روح کا مقدس دھاگہ ہے، اے پنڈت! اگر تیرے پاس ایسا مقدس دھاگہ ہے، تو مجھے پہنا دے۔

ਨਾ ਏਹੁ ਤੁਟੈ ਨ ਮਲੁ ਲਗੈ ਨਾ ਏਹੁ ਜਲੈ ਨ ਜਾਇ ॥

روح کا ایسا مقدس دھاگہ نہ ٹوٹتا ہے، نہ میلا ہوتا ہے، نہ ہی یہ جلتا ہے اور نہ ہی یہ کھوتا ہے۔

ਧੰਨੁ ਸੁ ਮਾਣਸ ਨਾਨਕਾ ਜੋ ਗਲਿ ਚਲੇ ਪਾਇ ॥

اے نانک! مبارک ہے وہ شخص جس نے ایسا مقدس دھاگہ اپنے گلے میں ڈالا ہے۔

ਚਉਕੜਿ ਮੁਲਿ ਅਣਾਇਆ ਬਹਿ ਚਉਕੈ ਪਾਇਆ ॥

اے پنڈت! یہ مقدس دھاگہ تو تم نے چار پیسے دے کر منگوا لیا اور ایک خاص رسم پر اپنے میزبان کے گلے میں بیٹھ کر اس کے گلے میں پہنا دیا۔

ਸਿਖਾ ਕੰਨਿ ਚੜਾਈਆ ਗੁਰੁ ਬ੍ਰਾਹਮਣੁ ਥਿਆ ॥

پھر تم اس کے کان میں علم کی بات کرتے ہو کہ آج سے تمہارا استاد برہمن ہو گیا۔

ਓਹੁ ਮੁਆ ਓਹੁ ਝੜਿ ਪਇਆ ਵੇਤਗਾ ਗਇਆ ॥੧॥

لیکن کچھ عرصہ بعد جب میزبان کا انتقال ہو جاتا ہے، تو وہ مقدس دھاگہ اس کے جسم سمیت جل جاتا ہے اور روح بغیر دھاگے کے اس دنیا سے چلی جاتی ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਲਖ ਚੋਰੀਆ ਲਖ ਜਾਰੀਆ ਲਖ ਕੂੜੀਆ ਲਖ ਗਾਲਿ ॥

انسان لاکھوں ہی چوریاں، لاکھوں ہی زنا کرتا ہے اور لاکھوں ہی جھوٹ اور لاکھوں ہی برے الفاظ بولتا ہے۔

ਲਖ ਠਗੀਆ ਪਹਿਨਾਮੀਆ ਰਾਤਿ ਦਿਨਸੁ ਜੀਅ ਨਾਲਿ ॥

وہ دن رات لاکھوں ہی ٹھگوں اور خفیہ گناہوں کے ساتھ بنائے رکھتا ہے۔

ਤਗੁ ਕਪਾਹਹੁ ਕਤੀਐ ਬਾਮ੍ਹ੍ਹਣੁ ਵਟੇ ਆਇ ॥

روئی کو کاٹ کر دھاگا بنایا جاتا ہے اور برہمن آکر اسے قوت سے پہنا دیتا ہے۔

ਕੁਹਿ ਬਕਰਾ ਰਿੰਨਿ੍ ਖਾਇਆ ਸਭੁ ਕੋ ਆਖੈ ਪਾਇ ॥

گھر آئے ہوئے مہمانوں کو بکرا مار کر پکایا اور کھلایا جاتا ہے۔ سب لوگ کہتے ہیں کہ مقدس دھاگہ پہنادو۔

ਹੋਇ ਪੁਰਾਣਾ ਸੁਟੀਐ ਭੀ ਫਿਰਿ ਪਾਈਐ ਹੋਰੁ ॥

جب مقدس دھاگہ پرانا ہوجاتا ہے، تو اسے پھینک کر نیا مقدس دھاگہ پہنادیا جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਗੁ ਨ ਤੁਟਈ ਜੇ ਤਗਿ ਹੋਵੈ ਜੋਰੁ ॥੨॥

اے نانک! اگر دھاگوں میں رحم، قناعت اور سچائی کی طاقت ہو، تو روح کا یہ دھاگہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਨਾਇ ਮੰਨਿਐ ਪਤਿ ਊਪਜੈ ਸਾਲਾਹੀ ਸਚੁ ਸੂਤੁ ॥

جب عقیدت سے رب کا نام لیا جائے، تو ہی عزت پیدا ہوتی ہے۔

ਦਰਗਹ ਅੰਦਰਿ ਪਾਈਐ ਤਗੁ ਨ ਤੂਟਸਿ ਪੂਤ ॥੩॥

رب کی حمد ہی حقیقی مقدس دھاگہ ہے۔ ایسا مقدس دھاگہ رب کے دربار میں پہنایا جاتا ہے اور یہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਤਗੁ ਨ ਇੰਦ੍ਰੀ ਤਗੁ ਨ ਨਾਰੀ ॥

مرد کے حواس کے لیے کوئی دھاگہ نہیں اور عورتوں کے لیے بھی کوئی دھاگہ نہیں ہے یعنی مرد اور عورت کے اعضاء عیش و عشرت پر کوئی بندھن نہیں۔

ਭਲਕੇ ਥੁਕ ਪਵੈ ਨਿਤ ਦਾੜੀ ॥

ان کی وجہ سے آدمی کی داڑھی (منہ) پر مسلسل ہی بے عزتی کا تھوک جاتا ہے، یعنی عیش و عشرت کی وجہ سے بے عزت ہوتا ہے۔

ਤਗੁ ਨ ਪੈਰੀ ਤਗੁ ਨ ਹਥੀ ॥

پیروں کے لیے کوئی دھاگہ نہیں، جو سست جگہ پر جاتے ہیں اور نہ ہی کوئی ہاتھوں کے لیے دھاگہ ہے، جو سست کام کرتے ہیں۔

ਤਗੁ ਨ ਜਿਹਵਾ ਤਗੁ ਨ ਅਖੀ ॥

زبان کے لیے بھی دھاگہ نہیں، جو دوسرے کی مذمت کرتی ہے اور نہ ہی آنکھ کے لیے کوئی دھاگہ ہے، جو دوسرے کی شکل دیکھتے ہیں۔

ਵੇਤਗਾ ਆਪੇ ਵਤੈ ॥ ਵਟਿ ਧਾਗੇ ਅਵਰਾ ਘਤੈ ॥

سچائی کے دھاگے کے بغیر برہمن خود بھٹکتا رہتا ہے، وہ دوسروں کو دھاگے بانٹ بانٹ کر پہناتا ہے۔

ਲੈ ਭਾੜਿ ਕਰੇ ਵੀਆਹੁ ॥

وہ شادی کروانے کا معاوضہ لیتا ہے اور

ਕਢਿ ਕਾਗਲੁ ਦਸੇ ਰਾਹੁ ॥

وہ خط نکال کر راستہ دکھاتا ہے۔

ਸੁਣਿ ਵੇਖਹੁ ਲੋਕਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ ॥

اے لوگو! سنو اور دیکھو، یہ کتنا حیران کن بات ہے کہ

ਮਨਿ ਅੰਧਾ ਨਾਉ ਸੁਜਾਣੁ ॥੪॥

روحانی طور پر نابینا ہونے کے باوجود بھی پنڈت اپنا نام (ذہین) سمجھ دار کہلواتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پؤڑی

ਸਾਹਿਬੁ ਹੋਇ ਦਇਆਲੁ ਕਿਰਪਾ ਕਰੇ ਤਾ ਸਾਈ ਕਾਰ ਕਰਾਇਸੀ ॥

جب رب مہربان ہوتا ہے، تو وہ مہربانی کر کے جانداروں سے عمل کرواتا ہے۔

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਸੇਵਾ ਕਰੇ ਜਿਸ ਨੋ ਹੁਕਮੁ ਮਨਾਇਸੀ ॥

وہی خادم اس کی خدمت کرتا ہے، جسے وہ حکم کا راز بتا کر منوا لیتا ہے۔

ਹੁਕਮਿ ਮੰਨਿਐ ਹੋਵੈ ਪਰਵਾਣੁ ਤਾ ਖਸਮੈ ਕਾ ਮਹਲੁ ਪਾਇਸੀ ॥

رب کا حکم ماننے سے انسان منظور شدہ ہوجاتا ہے اور پھر وہ حق کے محل کو پا لیتا ہے۔

ਖਸਮੈ ਭਾਵੈ ਸੋ ਕਰੇ ਮਨਹੁ ਚਿੰਦਿਆ ਸੋ ਫਲੁ ਪਾਇਸੀ ॥

جو چیز آقا شوہر کو اچھا لگتا ہے، وہی کچھ وہ (پلان) کرتا ہے، جب اس کی خدمت کامیاب ہوجاتی ہے، تو اسے مطلوبہ پھل مل جاتا ہے۔

ਤਾ ਦਰਗਹ ਪੈਧਾ ਜਾਇਸੀ ॥੧੫॥

پھر وہ عزت کے ساتھ رب کی دربار میں جاتا ہے۔

ਸਲੋਕ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਗਊ ਬਿਰਾਹਮਣ ਕਉ ਕਰੁ ਲਾਵਹੁ ਗੋਬਰਿ ਤਰਣੁ ਨ ਜਾਈ ॥

اے بھائی! گائے اور برہمن پر تو تم ٹیکس لگاتے ہو۔ گائے کے گوبر نے تجھے نجات نہیں دینی۔

ਧੋਤੀ ਟਿਕਾ ਤੈ ਜਪਮਾਲੀ ਧਾਨੁ ਮਲੇਛਾਂ ਖਾਈ ॥

ایک طرف دھوتی، تلک اور مالا پہنتے ہو؛ لیکن دوسری طرف مسلمانوں سے پیسے اور اناج کھاتے ہو، جنہیں نیچ کہ کر پکارتے ہو۔

ਅੰਤਰਿ ਪੂਜਾ ਪੜਹਿ ਕਤੇਬਾ ਸੰਜਮੁ ਤੁਰਕਾ ਭਾਈ ॥

اے بھائی! تم اپنے گھر کے اندر عبادت کرتے ہو؛ لیکن باہر مسلمانوں سے ڈر کر منافقت سے قرآن پڑھتے اور مسلمانوں کی طرح زندگی گزارتے ہو۔

ਛੋਡੀਲੇ ਪਾਖੰਡਾ ॥

اے بھائی! اس منافقت کو چھوڑ دو۔

ਨਾਮਿ ਲਇਐ ਜਾਹਿ ਤਰੰਦਾ ॥੧॥

رب کے نام کا ذکر کرنے سے ہی تجھے نجات حاصل ہوگی۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਮਾਣਸ ਖਾਣੇ ਕਰਹਿ ਨਿਵਾਜ ॥

آدم خور مسلمان پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔

ਛੁਰੀ ਵਗਾਇਨਿ ਤਿਨ ਗਲਿ ਤਾਗ ॥

دوسری طرف وہ ظلم کی چھری چلاتے ہیں، ان کے گلے میں دھاگہ ہے۔

ਤਿਨ ਘਰਿ ਬ੍ਰਹਮਣ ਪੂਰਹਿ ਨਾਦ ॥

ان کے گھر میں برہمن شنکھ بجاتے ہیں۔

ਉਨ੍ਹਾ ਭਿ ਆਵਹਿ ਓਈ ਸਾਦ ॥

ان کو بھی وہی ذائقہ ملتا ہے۔

ਕੂੜੀ ਰਾਸਿ ਕੂੜਾ ਵਾਪਾਰੁ ॥

ان کا سرمایہ جھوٹا ہے اور ان کا کاروبار جھوٹا ہے۔

ਕੂੜੁ ਬੋਲਿ ਕਰਹਿ ਆਹਾਰੁ ॥

جھوٹ بول کر وہ کھانا کھاتے ہیں۔

ਸਰਮ ਧਰਮ ਕਾ ਡੇਰਾ ਦੂਰਿ ॥

شرم و حیا اور مذہب کا ٹھکانہ ان سے کہیں دور ہے۔

ਨਾਨਕ ਕੂੜੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰਿ ॥

اے نانک! جھوٹ ان سبھی کو مالا مال کر رہا ہے۔

ਮਥੈ ਟਿਕਾ ਤੇੜਿ ਧੋਤੀ ਕਖਾਈ ॥

وہ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں اور کمر پر زعفرانی دھوتی پہنتے ہیں۔

ਹਥਿ ਛੁਰੀ ਜਗਤ ਕਾਸਾਈ ॥

ان کے ہاتھ میں چھری ہے اور چبوترے پر قصائیوں کی طرح اذیت دے رہے ہیں۔

ਨੀਲ ਵਸਤ੍ਰ ਪਹਿਰਿ ਹੋਵਹਿ ਪਰਵਾਣੁ ॥

برہمن نیلے کپڑے پہن کر مسلمانوں کی نظر میں قبول ہونا چاہتے ہیں۔

ਮਲੇਛ ਧਾਨੁ ਲੇ ਪੂਜਹਿ ਪੁਰਾਣੁ ॥

مسلمانوں سے پیسہ اور اناج لیتے ہیں، جنہیں نیچ کہتے ہیں اور پرانوں کی پھر بھی پوجا کرتے ہیں۔

ਅਭਾਖਿਆ ਕਾ ਕੁਠਾ ਬਕਰਾ ਖਾਣਾ ॥

ایک طرف عربی فارسی کا کلمہ پڑھ کر حلال کیا بکرا کھاتے ہیں

ਚਉਕੇ ਉਪਰਿ ਕਿਸੈ ਨ ਜਾਣਾ ॥

لیکن دوسری طرف اپنے کچن کے اندر کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

ਦੇ ਕੈ ਚਉਕਾ ਕਢੀ ਕਾਰ ॥

وہ باورچی خانے کی لپائی کرکے، اس کے ارد گرد لکیر کھینچتے ہیں اور

ਉਪਰਿ ਆਇ ਬੈਠੇ ਕੂੜਿਆਰ ॥

چوکی کے کچن میں وہ جھوٹے آکر بیٹھ جاتے ہیں۔

ਮਤੁ ਭਿਟੈ ਵੇ ਮਤੁ ਭਿਟੈ ॥ ਇਹੁ ਅੰਨੁ ਅਸਾਡਾ ਫਿਟੈ ॥

وہ دوسروں کو کہتے ہیں کہ کچن (چوکی) کے قریب مت آنا، ہماری چوکی کو ہاتھ مت لگانا، ورنہ ہمارا کھانا خراب ہو جائے گا۔

ਤਨਿ ਫਿਟੈ ਫੇੜ ਕਰੇਨਿ ॥

وہ فاسد گندے جسم سے گناہوں والے کام کرتے ہیں۔

ਮਨਿ ਜੂਠੈ ਚੁਲੀ ਭਰੇਨਿ ॥

ناپاک دماغ سے وہ جھوٹ کا پلنڈہ کرتے ہیں۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਧਿਆਈਐ ॥

اے نانک! سچائی پر غور کرنے سے

ਸੁਚਿ ਹੋਵੈ ਤਾ ਸਚੁ ਪਾਈਐ ॥੨॥

جب ذہن پاک ہو جاتا ہے، تو سچائی (رب) کو حاصل ہو جاتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਚਿਤੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਵੇਖਿ ਨਦਰੀ ਹੇਠਿ ਚਲਾਇਦਾ ॥

واہے گرو تمام جانداروں کو اپنے ذہن میں یاد رکھتا ہے اور وہ سب کو دیکھ کر اپنی نگاہ میں رکھ کر اپنی مرضی سے چلاتا ہے۔

ਆਪੇ ਦੇ ਵਡਿਆਈਆ ਆਪੇ ਹੀ ਕਰਮ ਕਰਾਇਦਾ ॥

وہ خود ہی جانداروں کو تعریف عطا کرتا ہے اور خود ہی ان سے عمل کرواتا ہے۔

ਵਡਹੁ ਵਡਾ ਵਡ ਮੇਦਨੀ ਸਿਰੇ ਸਿਰਿ ਧੰਧੈ ਲਾਇਦਾ ॥

بڑوں سے بڑا رب بہت اعلیٰ ہے اور اس کی مخلوق بھی ازلی ہے۔ وہ ہر ایک کو کام میں لگاتا ہے۔

ਨਦਰਿ ਉਪਠੀ ਜੇ ਕਰੇ ਸੁਲਤਾਨਾ ਘਾਹੁ ਕਰਾਇਦਾ ॥

اگر رب غصے کی نظر کرلے، تو وہ بادشاہوں اور شہنشاہوں کو بھی گھاس کے پتوں کی طرح فقیر بنا دیتا ہے۔

ਦਰਿ ਮੰਗਨਿ ਭਿਖ ਨ ਪਾਇਦਾ ॥੧੬॥

چاہے وہ گھر گھر بھیک مانگتے رہیں، انہیں بھیک نہیں ملتی۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਜੇ ਮੋਹਾਕਾ ਘਰੁ ਮੁਹੈ ਘਰੁ ਮੁਹਿ ਪਿਤਰੀ ਦੇਇ ॥

اگر کوئی چور کسی دوسرے کا گھر لوٹ لے اور دوسرے گھر کی لوٹ آباؤ اجداد کی شرافت کرے تو

ਅਗੈ ਵਸਤੁ ਸਿਞਾਣੀਐ ਪਿਤਰੀ ਚੋਰ ਕਰੇਇ ॥

چیزیں دوسری دنیا میں پہچانی جاتی ہے۔ اس طرح وہ باپ دادا کو چور بنا دیتی ہے۔ (یعنی آباء و اجداد کو سزا ملتی ہے اور چوری کی چیز سے نیکی نہیں ملتی)

ਵਢੀਅਹਿ ਹਥ ਦਲਾਲ ਕੇ ਮੁਸਫੀ ਏਹ ਕਰੇਇ ॥

واہے گرو آگے یہ عدل کرتا ہے کہ جو برہمن اپنے میزبان سے وہ چوری کی ہوئی چیز باپ دادا کی خاطر صدقہ کرواتا ہے، اس دلال برہمن کے ہاتھ کاٹ دیے جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਅਗੈ ਸੋ ਮਿਲੈ ਜਿ ਖਟੇ ਘਾਲੇ ਦੇਇ ॥੧॥

اے نانک! آخرت میں صرف یہی حاصل ہوتا ہے، جسے آدمی اپنی محنت سے کم کر دیتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਜਿਉ ਜੋਰੂ ਸਿਰਨਾਵਣੀ ਆਵੈ ਵਾਰੋ ਵਾਰ ॥

جیسے عورت کو بار بار ماہواری آتی ہے،

ਜੂਠੇ ਜੂਠਾ ਮੁਖਿ ਵਸੈ ਨਿਤ ਨਿਤ ਹੋਇ ਖੁਆਰੁ ॥

ویسے جھوٹے انسان کے منہ میں جھوٹ ہی بنا رہتا ہے۔ ایسا انسان ہمیشہ ہی اداس رہتا ہے۔

ਸੂਚੇ ਏਹਿ ਨ ਆਖੀਅਹਿ ਬਹਨਿ ਜਿ ਪਿੰਡਾ ਧੋਇ ॥

ایسے لوگ پاک نہیں کہے جاتے، جو اپنے بدن کو پاک کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔

ਸੁਚੇ ਸੇਈ ਨਾਨਕਾ ਜਿਨ ਮਨਿ ਵਸਿਆ ਸੋਇ ॥੨॥

اے نانک! مقدس لوگ وہی ہیں، جن کے دل میں رب بستا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਤੁਰੇ ਪਲਾਣੇ ਪਉਣ ਵੇਗ ਹਰ ਰੰਗੀ ਹਰਮ ਸਵਾਰਿਆ ॥

جن لوگوں کے پاس ہوا کی طرح تیز دوڑنے والے خوب صورت زینوں والے گھوڑے ہیں،

ਕੋਠੇ ਮੰਡਪ ਮਾੜੀਆ ਲਾਇ ਬੈਠੇ ਕਰਿ ਪਾਸਾਰਿਆ ॥

جنہوں نے اپنی رانیوں کی رہائش گاہ کو ہر طرح کے رنگوں سے سجا رکھا ہے، جو مکانوں، منڈپوں اور اونچے مندروں میں رہتے ہیں اور دکھاوا کرتے رہتے ہیں۔

ਚੀਜ ਕਰਨਿ ਮਨਿ ਭਾਵਦੇ ਹਰਿ ਬੁਝਨਿ ਨਾਹੀ ਹਾਰਿਆ ॥

جو اپنی من لبھانے والی باتیں کرتے ہیں؛ لیکن رب کو نہیں جانتے، اس لیے انہوں نے اپنی زندگی کی بازی ہار دی ہے۔

ਕਰਿ ਫੁਰਮਾਇਸਿ ਖਾਇਆ ਵੇਖਿ ਮਹਲਤਿ ਮਰਣੁ ਵਿਸਾਰਿਆ ॥

جنہوں نے دوسروں پر حکم چلا کر کھانا کھایا ہے اور اپنے محلات کو دیکھ کر موت کو بھلا دیا ہے۔

ਜਰੁ ਆਈ ਜੋਬਨਿ ਹਾਰਿਆ ॥੧੭॥

جب ان پر بڑھاپا آگیا، تو اس کے گے اس کی جوانی ہار گئی یعنی بڑھاپے نے اس کی جوانی کو ختم کر دیا۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਜੇ ਕਰਿ ਸੂਤਕੁ ਮੰਨੀਐ ਸਭ ਤੈ ਸੂਤਕੁ ਹੋਇ ॥

اگر سوتک کی شکل میں موجود وہم کو سچ مان لیا جائے، تو سوتک سب میں ہوتا ہے۔

ਗੋਹੇ ਅਤੈ ਲਕੜੀ ਅੰਦਰਿ ਕੀੜਾ ਹੋਇ ॥

گوبر اور لکڑی میں بھی کیڑا ہوتا ہے۔

ਜੇਤੇ ਦਾਣੇ ਅੰਨ ਕੇ ਜੀਆ ਬਾਝੁ ਨ ਕੋਇ ॥

جتنے بھی اناج کے دانے استعمال کیے جاتے ہیں، کوئی بھی اناج زندگی کے بغیر نہیں۔

ਪਹਿਲਾ ਪਾਣੀ ਜੀਉ ਹੈ ਜਿਤੁ ਹਰਿਆ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

سب سے پہلے پانی ہی زندگی ہے، جس سے سب کچھ سبز (تازہ) ہوتا ہے۔

ਸੂਤਕੁ ਕਿਉ ਕਰਿ ਰਖੀਐ ਸੂਤਕੁ ਪਵੈ ਰਸੋਇ ॥

سوتک کس طرح دور رکھا جا سکتا ہے؟ یہ سوتک ہماری پاک شالا (مطبخ) میں بھی رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੂਤਕੁ ਏਵ ਨ ਉਤਰੈ ਗਿਆਨੁ ਉਤਾਰੇ ਧੋਇ ॥੧॥

اے نانک! وہم کی وجہ سے پڑا سوتک اس طرح کبھی دور نہیں ہوتا، اسے علم کے ذریعے ہی پاک کر کے دور کیا جاسکتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਮਨ ਕਾ ਸੂਤਕੁ ਲੋਭੁ ਹੈ ਜਿਹਵਾ ਸੂਤਕੁ ਕੂੜੁ ॥

دماغ کا سوتک لالچ ہے، یعنی لالچ کا سوتک دماغ سے چمٹ جاتا ہے اور زبان کا سوتک جھوٹ ہے، یعنی جھوٹ کا سوتک زبان سے چمٹ جاتا ہے۔

ਅਖੀ ਸੂਤਕੁ ਵੇਖਣਾ ਪਰ ਤ੍ਰਿਅ ਪਰ ਧਨ ਰੂਪੁ ॥

آنکھوں کا سوتک اجنبی عورت، اجنبی دولت اور حسن جوانی کو دیکھنا ہے۔

ਕੰਨੀ ਸੂਤਕੁ ਕੰਨਿ ਪੈ ਲਾਇਤਬਾਰੀ ਖਾਹਿ ॥

کانوں کا سوتک کانوں سے اجنبی کی غیبت سننا ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੰਸਾ ਆਦਮੀ ਬਧੇ ਜਮ ਪੁਰਿ ਜਾਹਿ ॥੨॥

اے نانک! ان سوتکوں کی وجہ سے انسان کی روح جکڑی ہوئی یمپوری ذاتی ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਸਭੋ ਸੂਤਕੁ ਭਰਮੁ ਹੈ ਦੂਜੈ ਲਗੈ ਜਾਇ ॥

یہ زندگی اور موت کا سوتک محض ایک وہم ہی ہے، جو بھید بھاؤ کی وجہ سے سب کو لگا ہوا ہے۔

ਜੰਮਣੁ ਮਰਣਾ ਹੁਕਮੁ ਹੈ ਭਾਣੈ ਆਵੈ ਜਾਇ ॥

پیدائش اور موت رب کا حکم ہے اور اسی کی رضا سے ہی انسان جنم لیتا ہے اور مرتا ہے۔

ਖਾਣਾ ਪੀਣਾ ਪਵਿਤ੍ਰੁ ਹੈ ਦਿਤੋਨੁ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹਿ ॥

کھانا پینا مقدس ہے، کیونکہ رب نے تمام جانداروں کو کھانا دیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਨ੍ਹੀ ਗੁਰਮੁਖਿ ਬੁਝਿਆ ਤਿਨ੍ਹਾ ਸੂਤਕੁ ਨਾਹਿ ॥੩॥

اے نانک! جو گرومکھ بن کر اس فرق کو سمجھ لیتا ہے، اسے سوتک نہیں لگتا۔

ਪਉੜੀ ॥

پؤڑی

ਸਤਿਗੁਰੁ ਵਡਾ ਕਰਿ ਸਾਲਾਹੀਐ ਜਿਸੁ ਵਿਚਿ ਵਡੀਆ ਵਡਿਆਈਆ ॥

جس ست گرو میں بڑی خوبیاں موجود ہیں، اسے عظیم مان کر اسی کی تعریف کرنی چاہیے۔

ਸਹਿ ਮੇਲੇ ਤਾ ਨਦਰੀ ਆਈਆ ॥

رب کے فضل و کرم سے ست گرو مل جائے، تو وہ ست گرو کی عظمت کو دیکھتا ہے۔

ਜਾ ਤਿਸੁ ਭਾਣਾ ਤਾ ਮਨਿ ਵਸਾਈਆ ॥

جب اسے اچھا لگتا ہے، تو وہ انسان کے ذہن میں بسا دیتا ہے۔

ਕਰਿ ਹੁਕਮੁ ਮਸਤਕਿ ਹਥੁ ਧਰਿ ਵਿਚਹੁ ਮਾਰਿ ਕਢੀਆ ਬੁਰਿਆਈਆ ॥

واہے گرو کا حکم ہو تو ست گرو انسان کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر تمام برائیاں نکال کر پھینک دیتا ہے۔

ਸਹਿ ਤੁਠੈ ਨਉ ਨਿਧਿ ਪਾਈਆ ॥੧੮॥

جب رب راضی ہوجائے، تو دولت کے مالک کبیر حاصل ہوجاتے ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਪਹਿਲਾ ਸੁਚਾ ਆਪਿ ਹੋਇ ਸੁਚੈ ਬੈਠਾ ਆਇ ॥

پہلے برہمن خود پاک ہوکر مقدس چوک پر بیٹھ جاتا ہے۔

ਸੁਚੇ ਅਗੈ ਰਖਿਓਨੁ ਕੋਇ ਨ ਭਿਟਿਓ ਜਾਇ ॥

خالص کھانا جسے کسی نے چھوا تک نہیں ہوتا، اسے سامنے لاکر پیش کیا جاتا ہے۔

ਸੁਚਾ ਹੋਇ ਕੈ ਜੇਵਿਆ ਲਗਾ ਪੜਣਿ ਸਲੋਕੁ ॥

اس طرح پاک ہوکر وہ کھانا کھاتا ہے اور پھر شلوک پڑھنا شروع کردیتا ہے۔

ਕੁਹਥੀ ਜਾਈ ਸਟਿਆ ਕਿਸੁ ਏਹੁ ਲਗਾ ਦੋਖੁ ॥

اس نے مقدس کھانا اپنے پیٹ میں ناپاک جگہ میں ڈال لیا، قصوروار کون ہے؟

ਅੰਨੁ ਦੇਵਤਾ ਪਾਣੀ ਦੇਵਤਾ ਬੈਸੰਤਰੁ ਦੇਵਤਾ ਲੂਣੁ ਪੰਜਵਾ ਪਾਇਆ ਘਿਰਤੁ ॥ ਤਾ ਹੋਆ ਪਾਕੁ ਪਵਿਤੁ ॥

کھانا، پانی، آگ اور نمک چاروں دیوتا یعنی پاک مادے ہیں۔ جب پانچواں مادہ گھی ملایا جائے، تو وہ خالص اور مقدس غذا بن جاتا ہے۔

ਪਾਪੀ ਸਿਉ ਤਨੁ ਗਡਿਆ ਥੁਕਾ ਪਈਆ ਤਿਤੁ ॥

دیوتاؤں کی طرح، مقدس کھانا گنہ گار جسم کے ساتھ مل کر ناپاک ہو جاتا ہے اور پھر اس پر تھوکا جاتا ہے۔

ਜਿਤੁ ਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਨ ਊਚਰਹਿ ਬਿਨੁ ਨਾਵੈ ਰਸ ਖਾਹਿ ॥

اے نانک! وہ منہ جو نام کا تلفظ نہیں کرتا اور بغیر نام کے جوس پیتا ہے،

ਨਾਨਕ ਏਵੈ ਜਾਣੀਐ ਤਿਤੁ ਮੁਖਿ ਥੁਕਾ ਪਾਹਿ ॥੧॥

یوں سمجھ لیجیے کہ اس چہرے پر تھوک ہی پڑتا ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਭੰਡਿ ਜੰਮੀਐ ਭੰਡਿ ਨਿੰਮੀਐ ਭੰਡਿ ਮੰਗਣੁ ਵੀਆਹੁ ॥

عورت جنم دیتی ہے، اس کے ذریعہ سے لڑکا پیٹ سے جنم لیتا ہے، اس کے ذریعے سے لڑکے کا جسم بنتا ہے۔ لڑکی سے ہی اس کی منگنی اور شادی ہوتی ہے۔

ਭੰਡਹੁ ਹੋਵੈ ਦੋਸਤੀ ਭੰਡਹੁ ਚਲੈ ਰਾਹੁ ॥

عورتوں سے ہی مرد دوستی کرتا ہے اور عورتوں کے ذریعے ہی دنیا کی پیدائش کا راستہ جاری رہتا ہے۔

ਭੰਡੁ ਮੁਆ ਭੰਡੁ ਭਾਲੀਐ ਭੰਡਿ ਹੋਵੈ ਬੰਧਾਨੁ ॥

اگر کسی مرد کی بیوی مر جاتی ہے، تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ عورت سے ہی اس کا دوسروں سے رشتہ بنتا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਮੰਦਾ ਆਖੀਐ ਜਿਤੁ ਜੰਮਹਿ ਰਾਜਾਨ ॥

پھر اس عورت کو کیوں برا کہیں؟ جس نے بڑے بڑے بادشاہوں، شہنشاہوں اور عظیم انسانوں کو جنم دیا ہے۔

ਭੰਡਹੁ ਹੀ ਭੰਡੁ ਊਪਜੈ ਭੰਡੈ ਬਾਝੁ ਨ ਕੋਇ ॥

عورت سے ہی عورت پیدا ہوتی ہے اور عورت کے بغیر کوئی بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

ਨਾਨਕ ਭੰਡੈ ਬਾਹਰਾ ਏਕੋ ਸਚਾ ਸੋਇ ॥

لیکن اے نانک! صرف ایک واہے گرو ہی عورت کے بغیر وجود میں آیا ہے۔

ਜਿਤੁ ਮੁਖਿ ਸਦਾ ਸਾਲਾਹੀਐ ਭਾਗਾ ਰਤੀ ਚਾਰਿ ॥

جس منہ سے ہمیشہ رب کی حمد و ثنا ہوتی ہے، وہ خوش نصیب اور خوب صورت ہے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਮੁਖ ਊਜਲੇ ਤਿਤੁ ਸਚੈ ਦਰਬਾਰਿ ॥੨॥

اے نانک! وہ چہرہ اس سچے رب کے دربار میں چمکتا ہوتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਸਭੁ ਕੋ ਆਖੈ ਆਪਣਾ ਜਿਸੁ ਨਾਹੀ ਸੋ ਚੁਣਿ ਕਢੀਐ ॥

اے رب ! سبھی تجھے اپنا مالک کہتے ہیں؛ لیکن جس کا تو نہیں ہے، اسے چن کر باہر نکال دیا جاتا ہے۔

ਕੀਤਾ ਆਪੋ ਆਪਣਾ ਆਪੇ ਹੀ ਲੇਖਾ ਸੰਢੀਐ ॥

ہر کسی انسان کو اپنے اعمال کا پھل ملتا ہے اور اپنا حساب کتاب دینا ہے۔

ਜਾ ਰਹਣਾ ਨਾਹੀ ਐਤੁ ਜਗਿ ਤਾ ਕਾਇਤੁ ਗਾਰਬਿ ਹੰਢੀਐ ॥

اگر انسان نے اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا، تو وہ کیوں فخر کرے؟

ਮੰਦਾ ਕਿਸੈ ਨ ਆਖੀਐ ਪੜਿ ਅਖਰੁ ਏਹੋ ਬੁਝੀਐ ॥ ਮੂਰਖੈ ਨਾਲਿ ਨ ਲੁਝੀਐ ॥੧੯॥

کسی کو بھی برا مت کہو اور اس چیز کو علم کے مطالعہ سے سمجھنا چاہیے۔ احمقوں سے کبھی جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਨਾਨਕ ਫਿਕੈ ਬੋਲਿਐ ਤਨੁ ਮਨੁ ਫਿਕਾ ਹੋਇ ॥

اے نانک! پھیکا بولنے سے جسم، دماغ دونوں ہی پھیکے (خشک) ہو جاتے ہیں۔

ਫਿਕੋ ਫਿਕਾ ਸਦੀਐ ਫਿਕੇ ਫਿਕੀ ਸੋਇ ॥

کڑوا بولنے والا دنیا میں کڑوے بولنے والے کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے اور لوگ بھی اس کو کڑوی باتوں سے ہی یاد کرتے ہیں۔

ਫਿਕਾ ਦਰਗਹ ਸਟੀਐ ਮੁਹਿ ਥੁਕਾ ਫਿਕੇ ਪਾਇ ॥

کڑوی طبیعت والا انسان رب کے دربار میں دھتکار دیا جاتا ہے اور تلخ کلامی کرنے والے کے منہ پر تھوک ہی پڑتا ہے۔

ਫਿਕਾ ਮੂਰਖੁ ਆਖੀਐ ਪਾਣਾ ਲਹੈ ਸਜਾਇ ॥੧॥

سخت بولنے والا انسان احمق کہا جاتا ہے اور اسے جوتے سے سزا دی جاتی ہے۔

ਮਃ ੧ ॥

محلہ

ਅੰਦਰਹੁ ਝੂਠੇ ਪੈਜ ਬਾਹਰਿ ਦੁਨੀਆ ਅੰਦਰਿ ਫੈਲੁ ॥

دل سے جھوٹے پر باہر سے سچے ہونے کا دکھاوا کرنے والے دنیا میں منافقت ہی بنائے رکھتے ہیں۔

ਅਠਸਠਿ ਤੀਰਥ ਜੇ ਨਾਵਹਿ ਉਤਰੈ ਨਾਹੀ ਮੈਲੁ ॥

چاہے وہ اڑسٹھ مقامات پر نہا بھی لیں، تب بھی ان کے دماغ کی گندگی دور نہیں ہوتی۔

ਜਿਨ੍ ਪਟੁ ਅੰਦਰਿ ਬਾਹਰਿ ਗੁਦੜੁ ਤੇ ਭਲੇ ਸੰਸਾਰਿ ॥

اس دنیا میں وہی لوگ اچھے ہیں، جن کا دل ریشم کی طرح نرم ہے، چاہے باہر سے انہوں نے بدن پر پھٹے پرانے ہی کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

ਤਿਨ੍ ਨੇਹੁ ਲਗਾ ਰਬ ਸੇਤੀ ਦੇਖਨੇ੍ ਵੀਚਾਰਿ ॥

ان کو رب سے بے پناہ محبت ہے اور اُس کے دیدار کے لیے غور و فکر کرتے ہیں۔

ਰੰਗਿ ਹਸਹਿ ਰੰਗਿ ਰੋਵਹਿ ਚੁਪ ਭੀ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ॥

وہ رب کی محبت میں ہنستے ہیں، محبت میں ہی روتے ہیں اور خاموش بھی ہوجاتے ہیں۔

ਪਰਵਾਹ ਨਾਹੀ ਕਿਸੈ ਕੇਰੀ ਬਾਝੁ ਸਚੇ ਨਾਹ ॥

وہ اپنے حقیقی غیر متشکل رب کے سوا کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ਦਰਿ ਵਾਟ ਉਪਰਿ ਖਰਚੁ ਮੰਗਾ ਜਬੈ ਦੇਇ ਤ ਖਾਹਿ ॥

سور کے راستے پر بیٹھے ہوئے وہ کھانے کی مانگ کرتے ہیں اور جب وہ دیتا ہے، تو ہی کھاتے۔

ਦੀਬਾਨੁ ਏਕੋ ਕਲਮ ਏਕਾ ਹਮਾ ਤੁਮ੍ਹ੍ਹਾ ਮੇਲੁ ॥

واہے گرو کی عدالت ایک ہے اور ایک ہی اس کی انسانوں کی تقدیر لکھنے والی قلم ہے۔ ہمارا اور تمہارا وہاں میل ہوتا ہے، یعنی چھوٹے اور بڑے کا میل ہوتا ہے۔

ਦਰਿ ਲਏ ਲੇਖਾ ਪੀੜਿ ਛੁਟੈ ਨਾਨਕਾ ਜਿਉ ਤੇਲੁ ॥੨॥

رب کے دربار میں اعمال کا حساب و کتاب کیا جاتا ہے۔ اے نانک! گنہ گار انسان کولہو میں تیل کے بیجوں کی طرح پیسے جاتے ہیں۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਆਪੇ ਹੀ ਕਰਣਾ ਕੀਓ ਕਲ ਆਪੇ ਹੀ ਤੈ ਧਾਰੀਐ ॥

اے رب! تو خود ہی خالق کائنات ہے اور خود ہی اقتدار اعلیٰ کو سنبھالا ہوا ہے۔

ਦੇਖਹਿ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ ਧਰਿ ਕਚੀ ਪਕੀ ਸਾਰੀਐ ॥

تو اپنی تخلیق اور کچی پکی گوٹیوں (اچھے، برے انسانوں) کو زمین پر دیکھتا ہے۔

ਜੋ ਆਇਆ ਸੋ ਚਲਸੀ ਸਭੁ ਕੋਈ ਆਈ ਵਾਰੀਐ ॥

اس دنیا میں جو بھی مخلوق آئی ہے، وہ چلی جائے گی۔ اپنی باری آنے پر سب کو جانا ہی ہوتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੇ ਜੀਅ ਪਰਾਣ ਹਹਿ ਕਿਉ ਸਾਹਿਬੁ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰੀਐ ॥

ہم اپنے دماغ سے اس رب کو کیوں بھول جائیں، جس نے ہمیں زندگی اور جان دی ہوئی ہیں؟

ਆਪਣ ਹਥੀ ਆਪਣਾ ਆਪੇ ਹੀ ਕਾਜੁ ਸਵਾਰੀਐ ॥੨੦॥

آؤ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنے کام کو مکمل کریں یعنی نیک اعمال سے رب کو راضی کر کے اپنی زندگی کے کاموں کو سجالیں۔

ਸਲੋਕੁ ਮਹਲਾ ੨ ॥

شلوک محلہ

ਏਹ ਕਿਨੇਹੀ ਆਸਕੀ ਦੂਜੈ ਲਗੈ ਜਾਇ ॥

یہ کیسی محبت ہے، جو خدا کے سوا مخالفِ توحید سے نظر آتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਸਕੁ ਕਾਂਢੀਐ ਸਦ ਹੀ ਰਹੈ ਸਮਾਇ ॥

اے نانک! سچا عاشق وہی کہلاتا ہے، جو ہمیشہ رب کی محبت میں ہی مگن رہتا ہے۔

ਚੰਗੈ ਚੰਗਾ ਕਰਿ ਮੰਨੇ ਮੰਦੈ ਮੰਦਾ ਹੋਇ ॥

جو شخص اپنے کیے اچھے کاموں کی خوشی کو اچھا اور اپنے کیے برے کاموں کے نتیجے میں غم کو برا مانتا ہے۔

ਆਸਕੁ ਏਹੁ ਨ ਆਖੀਐ ਜਿ ਲੇਖੈ ਵਰਤੈ ਸੋਇ ॥੧॥

اسے واہے گرو کا عاشق نہیں کہا جا سکتا۔ وہ تو اچھے برے کے انداز میں پڑ کر محبت کا حساب کتاب کرتا ہے۔ رب جو کچھ کرتا ہے، ایسی مخلوق اس سے راضی نہیں ہوتی۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਸਲਾਮੁ ਜਬਾਬੁ ਦੋਵੈ ਕਰੇ ਮੁੰਢਹੁ ਘੁਥਾ ਜਾਇ ॥

جو شخص کبھی اپنے رب کے حکم کے آگے جھکتا ہے اور کبھی اس کے کیے پر شک (اعتراض) کرتا ہے، وہ شروع سے ہی گمراہی کے راستے پر ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦੋਵੈ ਕੂੜੀਆ ਥਾਇ ਨ ਕਾਈ ਪਾਇ ॥੨॥

اے نانک! اس کے دونوں ہی کام جھوٹے ہیں اور رب کے دربار میں اس کو کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਜਿਤੁ ਸੇਵਿਐ ਸੁਖੁ ਪਾਈਐ ਸੋ ਸਾਹਿਬੁ ਸਦਾ ਸਮ੍ਹਾਲੀਐ ॥

جس کی خدمت کرنے سے سکھ حاصل ہوتا ہے، ہمیشہ اس رب کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔

ਜਿਤੁ ਕੀਤਾ ਪਾਈਐ ਆਪਣਾ ਸਾ ਘਾਲ ਬੁਰੀ ਕਿਉ ਘਾਲੀਐ ॥

جب اپنے اعمال کا خمیازہ خود بھگتنا ہے، تو پھر ہم برے کام کیوں کریں؟

ਮੰਦਾ ਮੂਲਿ ਨ ਕੀਚਈ ਦੇ ਲੰਮੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲੀਐ ॥

برا کام کبھی نہیں کرنا چاہیئے، دور اندیشی سے انجام کو دیکھنا چاہیے۔

ਜਿਉ ਸਾਹਿਬ ਨਾਲਿ ਨ ਹਾਰੀਐ ਤੇਵੇਹਾ ਪਾਸਾ ਢਾਲੀਐ ॥

ہمیں کرموں کا ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہیے، جس کے نتیجے میں ہمیں رب کے حضور شرمندہ ہونا پڑے، یعنی نیک کام ہی کرنے چاہیئے۔

ਕਿਛੁ ਲਾਹੇ ਉਪਰਿ ਘਾਲੀਐ ॥੨੧॥

انسان کی پیدائش میں ایسی خدمت کرو، جس سے فائدہ حاصل ہو۔

ਸਲੋਕੁ ਮਹਲਾ ੨ ॥

شلوک محلہ

ਚਾਕਰੁ ਲਗੈ ਚਾਕਰੀ ਨਾਲੇ ਗਾਰਬੁ ਵਾਦੁ ॥

اگر کوئی خادم اپنے مالک کی خدمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مغرور، بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔

ਗਲਾ ਕਰੇ ਘਣੇਰੀਆ ਖਸਮ ਨ ਪਾਏ ਸਾਦੁ ॥

اگر وہ زیادہ باتیں بناتا ہے، تو وہ اپنے مالک کی سعادت کا مستحق نہیں ہوتا۔

ਆਪੁ ਗਵਾਇ ਸੇਵਾ ਕਰੇ ਤਾ ਕਿਛੁ ਪਾਏ ਮਾਨੁ ॥

لیکن اگر وہ اپنی انا کو دور کر کے خدمت کرے، تو اسے کچھ عزت مل جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸ ਨੋ ਲਗਾ ਤਿਸੁ ਮਿਲੈ ਲਗਾ ਸੋ ਪਰਵਾਨੁ ॥੧॥

اے نانک! وہ آدمی اپنے اس مالک سے مل جاتا ہے، جس کی خدمت میں لگا ہوا ہے، اس کا شوق قبول ہوتا ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਜੋ ਜੀਇ ਹੋਇ ਸੁ ਉਗਵੈ ਮੁਹ ਕਾ ਕਹਿਆ ਵਾਉ ॥

جو (ارادہ)دل میں ہوتا ہے، وہ (اعمال کی صورت میں) ظاہر ہوجاتی ہے۔ منہ سے کہی بات تو ہوا کی طرح بے معنی ہوتی ہے۔

ਬੀਜੇ ਬਿਖੁ ਮੰਗੈ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਵੇਖਹੁ ਏਹੁ ਨਿਆਉ ॥੨॥

انسان زہر بوتا ہے؛ مگر امرت مانگتا ہے۔ دیکھو! یہ کیسا انصاف ہے؟

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਨਾਲਿ ਇਆਣੇ ਦੋਸਤੀ ਕਦੇ ਨ ਆਵੈ ਰਾਸਿ ॥

احمق سے دوستی کبھی اچھی نہیں ہوتی۔

ਜੇਹਾ ਜਾਣੈ ਤੇਹੋ ਵਰਤੈ ਵੇਖਹੁ ਕੋ ਨਿਰਜਾਸਿ ॥

جیسا وہ جانتا ہے، ویسا ہی وہ کرتا ہے۔ چاہے کوئی اس کا فیصلہ کر کے دیکھ لے۔

ਵਸਤੂ ਅੰਦਰਿ ਵਸਤੁ ਸਮਾਵੈ ਦੂਜੀ ਹੋਵੈ ਪਾਸਿ ॥

کسی شئ میں دوسری چیز صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے، جب اس سے پہلے پڑی ہوئی چیز کو نکال دیا جائے۔

ਸਾਹਿਬ ਸੇਤੀ ਹੁਕਮੁ ਨ ਚਲੈ ਕਹੀ ਬਣੈ ਅਰਦਾਸਿ ॥

رب کے سامنے حکم کرنا کامیاب نہیں ہوتا، لیکن اس کے حضور عاجزی سے دعا ہی کرنی چاہیے۔

ਕੂੜਿ ਕਮਾਣੈ ਕੂੜੋ ਹੋਵੈ ਨਾਨਕ ਸਿਫਤਿ ਵਿਗਾਸਿ ॥੩॥

اے نانک! فریب کے ذریعے کمانے سے فریب ہی حاصل ہوتا ہے۔ لیکن رب کی تسبیح کرنے سے مخلوق خوش ہو جاتی ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਨਾਲਿ ਇਆਣੇ ਦੋਸਤੀ ਵਡਾਰੂ ਸਿਉ ਨੇਹੁ ॥

جاہل سے دوستی اور بڑے آدمی سے محبت

ਪਾਣੀ ਅੰਦਰਿ ਲੀਕ ਜਿਉ ਤਿਸ ਦਾ ਥਾਉ ਨ ਥੇਹੁ ॥੪॥

پانی کی لکیر کی طرح ہے، جس کا کوئی وجود نہیں رہتا۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਹੋਇ ਇਆਣਾ ਕਰੇ ਕੰਮੁ ਆਣਿ ਨ ਸਕੈ ਰਾਸਿ ॥

اگر ایک نادان انسان کوئی کام کرے، تو وہ اسے پورا نہیں کر سکتا۔

ਜੇ ਇਕ ਅਧ ਚੰਗੀ ਕਰੇ ਦੂਜੀ ਭੀ ਵੇਰਾਸਿ ॥੫॥

اگر ایک اچھا کام کر بھی لے، تو وہ دوسرا بگاڑ دیتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਚਾਕਰੁ ਲਗੈ ਚਾਕਰੀ ਜੇ ਚਲੈ ਖਸਮੈ ਭਾਇ ॥

جو خادم اپنے آقا کی مرضی کے مطابق چلے تو ہی سمجھو کہ وہ اپنے مالک کی نوکری کر رہا ہے۔

ਹੁਰਮਤਿ ਤਿਸ ਨੋ ਅਗਲੀ ਓਹੁ ਵਜਹੁ ਭਿ ਦੂਣਾ ਖਾਇ ॥

اس سے ایک تو اسے بڑی عزت ملے گی اور دوسری بات یہ کہ اسے مالک سے دگنی تنخواہ بھی ملے گی۔

ਖਸਮੈ ਕਰੇ ਬਰਾਬਰੀ ਫਿਰਿ ਗੈਰਤਿ ਅੰਦਰਿ ਪਾਇ ॥

اگر وہ اپنے آقا کی برابری کرتا ہے،تو وہ من میں شرمندہ ہوتا ہے۔

ਵਜਹੁ ਗਵਾਏ ਅਗਲਾ ਮੁਹੇ ਮੁਹਿ ਪਾਣਾ ਖਾਇ ॥

نتیجے کے طور پر اپنی پہلی کمائی بھی کھو دیتا ہے اور ہمیشہ جوتے کھاتا ہے۔

ਜਿਸ ਦਾ ਦਿਤਾ ਖਾਵਣਾ ਤਿਸੁ ਕਹੀਐ ਸਾਬਾਸਿ ॥

جس کا دیا ہم کھاتے ہیں، اس کا ہمیں بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੁ ਨ ਚਲਈ ਨਾਲਿ ਖਸਮ ਚਲੈ ਅਰਦਾਸਿ ॥੨੨॥

اے نانک! رب کے سامنے حکم کامیاب نہیں ہوتا؛ لیکن اس کے سامنے عاجزی کی دعا ہی کارگر ہوتی ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਹਲਾ ੨ ॥

شلوک محلہ

ਏਹ ਕਿਨੇਹੀ ਦਾਤਿ ਆਪਸ ਤੇ ਜੋ ਪਾਈਐ ॥

یہ کیسا تحفہ ہے، جو ہم خود مانگ کر حاصل کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਸਾ ਕਰਮਾਤਿ ਸਾਹਿਬ ਤੁਠੈ ਜੋ ਮਿਲੈ ॥੧॥

اے نانک! انوکھا تحفہ وہ ہے، جو رب کے فضل و مہربانی سے حاصل ہوتا ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਏਹ ਕਿਨੇਹੀ ਚਾਕਰੀ ਜਿਤੁ ਭਉ ਖਸਮ ਨ ਜਾਇ ॥

یہ کیسی نوکری (خدمت) ہے، جس سے مالک کا خوف دور نہیں ہوتا؟

ਨਾਨਕ ਸੇਵਕੁ ਕਾਢੀਐ ਜਿ ਸੇਤੀ ਖਸਮ ਸਮਾਇ ॥੨॥

اے نانک! سچا خادم وہی کہلواتا ہے، جو اپنے مالک میں مگن ہوجاتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਨਾਨਕ ਅੰਤ ਨ ਜਾਪਨੀ ਹਰਿ ਤਾ ਕੇ ਪਾਰਾਵਾਰ ॥

اے نانک! رب کی انتہا کا علم حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی کوئی ابتداء و انتہا نہیں، وہ ابدی ہے۔

ਆਪਿ ਕਰਾਏ ਸਾਖਤੀ ਫਿਰਿ ਆਪਿ ਕਰਾਏ ਮਾਰ ॥

وہ خود ہی کائنات کی تخلیق کرتا ہے اور خود ہی پنی تخلیق کردہ کائنات کو فنا کردیتا ہے۔

ਇਕਨ੍ਹਾ ਗਲੀ ਜੰਜੀਰੀਆ ਇਕਿ ਤੁਰੀ ਚੜਹਿ ਬਿਸੀਆਰ ॥

کچھ جانداروں کے گلے میں زنجیریں پڑی ہوئی ہیں یعنی بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہیں اور کوئی بے شمار گھوڑوں پر سوار ہوکر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ਆਪਿ ਕਰਾਏ ਕਰੇ ਆਪਿ ਹਉ ਕੈ ਸਿਉ ਕਰੀ ਪੁਕਾਰ ॥

وہ رب خود ہی لیلا کرتا ہے اور خود ہی انسان سے کرواتا ہے۔ میں کس کے پاس فریاد کرسکتا ہوں؟

ਨਾਨਕ ਕਰਣਾ ਜਿਨਿ ਕੀਆ ਫਿਰਿ ਤਿਸ ਹੀ ਕਰਣੀ ਸਾਰ ॥੨੩॥

اے نانک! جس رب نے کائنات بنائی ہے، پھر وہی اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ਮਃ ੧ ॥

شلوک محلہ

ਆਪੇ ਭਾਂਡੇ ਸਾਜਿਅਨੁ ਆਪੇ ਪੂਰਣੁ ਦੇਇ ॥

واہے گرو نے خود ہی انسان نما برتن بنائے ہیں اور وہ خود ہی ان کے جسموں میں خوبیاں، خامیاں، خوشی و غم ڈالتا ہے۔

ਇਕਨ੍ਹੀ ਦੁਧੁ ਸਮਾਈਐ ਇਕਿ ਚੁਲ੍ਹੈ ਰਹਨਿ੍ ਚੜੇ ॥

کچھ انسان نما برتن میں دودھ بھرا رہتا ہے، یعنی اچھے گن موجود رہتے ہیں اور کئی چولہے کی گرمی برداشت کرتے ہیں۔

ਇਕਿ ਨਿਹਾਲੀ ਪੈ ਸਵਨਿ੍ ਇਕਿ ਉਪਰਿ ਰਹਨਿ ਖੜੇ ॥

کچھ خوش قسمت بستروں پر مطمئن ہوکر آرام کرتے ہیں اور کئی ان کی خدمت میں کھڑے ہوکر دربانی کرتے ہیں۔

ਤਿਨ੍ਹਾ ਸਵਾਰੇ ਨਾਨਕਾ ਜਿਨ੍ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ॥੧॥

اے نانک! رب ان لوگوں کی زندگی خوبصورت بنادیتا ہے، جن پر وہ اپنا فضل و کرم کرتا ہے۔

ਮਹਲਾ ੨ ॥

محلہ

ਆਪੇ ਸਾਜੇ ਕਰੇ ਆਪਿ ਜਾਈ ਭਿ ਰਖੈ ਆਪਿ ॥

رب خود ہی دنیا بناتا اور خود ہی سب کچھ کرتا ہے۔ وہ خود ہی اپنی مخلوق کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਜੰਤ ਉਪਾਇ ਕੈ ਦੇਖੈ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਿ ॥

وہ دنیا میں انسانوں کو پیدا کرکے ان کی پیدائش اور موت کو دیکھتا رہتا ہے۔

ਕਿਸ ਨੋ ਕਹੀਐ ਨਾਨਕਾ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥੨॥

اے نانک! واہے گرو کے سوا کس سے دعا کی جا سکتی ہے؛ جب کہ وہ خود ہی سب کچھ کرتا ہے۔

ਪਉੜੀ ॥

پوڑی

ਵਡੇ ਕੀਆ ਵਡਿਆਈਆ ਕਿਛੁ ਕਹਣਾ ਕਹਣੁ ਨ ਜਾਇ ॥

عظیم رب کی شان و عظمت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਸੋ ਕਰਤਾ ਕਾਦਰ ਕਰੀਮੁ ਦੇ ਜੀਆ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹਿ ॥

وہ دنیا کا خالق، اپنی قدرت کا خالق اور خود جانداروں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ وہ تمام جانداروں کو رزق دیتا ہے۔

ਸਾਈ ਕਾਰ ਕਮਾਵਣੀ ਧੁਰਿ ਛੋਡੀ ਤਿੰਨੈ ਪਾਇ ॥

مخلوق وہی کام کرتی ہے، جو اس نے شروع سے ہی قسمت میں لکھ دیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਏਕੀ ਬਾਹਰੀ ਹੋਰ ਦੂਜੀ ਨਾਹੀ ਜਾਇ ॥

اے نانک! اس ایک رب کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔

ਸੋ ਕਰੇ ਜਿ ਤਿਸੈ ਰਜਾਇ ॥੨੪॥੧॥ ਸੁਧੁ

وہ وہی کچھ کرتا ہے، جو اسے منظور ہوتا ہے۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں !

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦॥

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امر داس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں ! (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہر رائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب ! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜ੍ਹੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਂਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الٰہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔(یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کر دیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੋਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

برائے کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہو سکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہو سکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

-

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زد ہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی وشواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔ پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گرووں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نےبیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کردیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے, نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہو گا صحیح اور اچھا ہو گا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گرووں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کر سکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گرووں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کر سکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس، صفحہ: 473۔

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کر دیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کے کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی۔ ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امرداس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنہوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئ اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امرداس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضرات قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان(تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھئی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھنگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھنگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور درحقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی:"آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہننے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔ یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔ یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گرووں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہوجاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہنی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔ یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔ پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔

یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:

سچائی (سَنی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔

یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔

گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:

"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔

"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گرووں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی مواقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین پہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذاہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔

روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الٰہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔

SikhBookClub.com
SGGSonline.com